

امریکہ اور ایران کے درمیان ہوئی 15 روزہ ماحولی جنگ بندی کے بعد ایسا لگا تھا کہ آجائے ہرمز کھول دیا جائے گا لیکن اب تک ہمسندری راستہ حل نہیں پایا ہے، اس کے نہ ٹھیکے کی وجوہات سامنے آ رہی ہیں۔ اس میں سے ایک بڑی وجہ یہ بتائی جا رہی ہے کہ ایران کو داؤد بنی بھجائی ہوئی ہمسندری بارودی سرنگیں پیش فرمائی ہیں۔ امریکی افسران کا کہنا ہے کہ ایران کے پاس ان بارودی سرنگوں کو ترک کرنے کے اوصاف کرنے کی محدود صلاحیت ہے، اس لیے وہ امریکی ڈاکٹس کا دعوہات اس سے کھول نہیں پایا ہے۔ واضح رہے کہ یہ معاملہ اب دو تین مہینے میں سامنے آ رہا ہے، جب سے پیش میں مذاکرات کے لیے اسلام آباد پہنچے ہیں۔ اس بات حذت میں آجائے ہرمز سب سے بڑا مسئلہ رہے گا۔ امریکہ چاہتا ہے کہ ایران اس ہمسندری راستے کو فوری طور پر کھول دے۔ ڈوڈا ٹارمپ نے بھی جنگ کو ختم کرنے کی اہم شرط بتایا ہے۔ دوسری طرف ایران اس ہمسندری راستے پر کنٹرول چاہتا ہے۔ نیو کلاکائی کی رپورٹ کے مطابق اس علاقے میں زمین اور ہمسندری دونوں کھانچا رہے، امریکہ بھجائی ہے، اس کا کام اور امریکہ ڈوڈا ٹارمپ کا

گرائنٹ روڈ میں ریستورینٹ بار پر چھاپہ

مبئی کرائم برانچ کی بڑی کارروائی، مزید تفتیش جاری



مبئی: (خاندانہ ممبئی رابطہ) گرائنٹ روڈ کے مقامی رہائشیوں کی مسلسل شکایات کے بعد ممبئی پولیس کی کرائم برانچ نے ایک ریستورنٹ بار پر کامیاب چھاپہ مار کر مبینہ غیر قانونی سرگرمیوں کا پردہ فاش کیا ہے۔ گزشتہ کئی دنوں سے مقامی لوگ ممبئی پولیس اور مختلف میڈیا اداروں سے مدد کی اپیل کر رہے تھے۔ رہائشیوں کے مطابق، سینوریتا نامی بار میں ریستورنٹ کی آڑ میں فحش ڈانس کروایا جا رہا تھا۔ یہ بھی الزام ہے کہ بار میں گاہکوں کو پکچلے دروازے سے فحش طور پر داخلہ اور خراج دیا جاتا تھا، اور بے گرمیاں پر مبنی جاتی رہتی تھیں۔ مقامی افراد کا بھی کہنا ہے کہ ان سرگرمیوں کے دوران بڑی مقدار میں رقم کا لین دین تھا اور صرف جان بچھان والے گاہکوں کو ہی اندر لے کر اجازت دی جاتی تھی۔

گاہرے اور ان کی ٹیم کی نگرانی میں کامیابی کے ساتھ انجام دی گئی۔ چھاپے کے دوران: 8 لڑکیوں کو موقع سے رسیک کیا گیا۔ پولیس نے معاملے کی مزید تفتیش شروع کر دی ہے۔ ممبئی پولیس نے یقین دہانی کرائی ہے کہ اس معاملے میں ملوث تمام افراد کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی اور شرمین اس دالمان پر قرار کئے کے عزم کا اعادہ کیا ہے۔ مزید تفتیشات کا اظہار ہے جبکہ تفتیش جاری ہے۔ ممبئی کرائم برانچ نے گرائنٹ روڈ کے علاقے میں غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف ایک بڑی کارروائی کی ہے۔ اطلاعات کے مطابق، پولیس نے

ڈھونگی بابا اشوک کھرات نے اپنے ہی موت کی پیشگوئی کر دی

تفتیش ایجنسی بھی حیرت زدہ، مستقبل کی پیشگوئی سے ایجنسیاں بھی حرکت میں، دمانیہ کا سنگین الزام کھرات کی جان کو خطرہ



میں بڑا بیان دیا ہے۔ دمانیہ نے دعویٰ کیا ہے کہ کھرات نے اب اپنے بارے میں بڑی پیشین گوئی کر دی ہے۔ ذرائع کے مطابق اشوک کھرات نے اپنے مستقبل کی پیشین گوئی کرتے ہوئے کہا کہ "میری موت یہاں ہے"۔ بہت سے لوگوں نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ اب تک پولیس کی حراست میں محفوظ نہیں ہے، اور اب کھرات کی باتوں سے صاف ہے کہ اسے بھی عیسوی ہونے لگا ہے کہ وہ یہاں سے زندہ نہیں نکلے گا۔ دوسرا سہائی کارکن دمانیہ نے اس معاملے

مبئی: (اسٹاف رپورٹر) مہاراشٹر اشوک کھرات ایس آئی کی جاچ میں شہر خیرا کشاغات ہوئے ہیں۔ اشوک کھرات نے تفتیش کے دوران خود کے موت پیشگوئی کر کے ایجنسیوں کو ہی حیرت زدہ کر دیا ہے۔ خواتین کے جسمی احتضال، ان کی ویڈیوز اور سیاسی رابطوں کے الزامات سے ریاست میں الجھل ہے۔ کھرات نے خود اپنی موت کی پیش گوئی کی ہے اس پر سہائی کارکن انگلی دمانیہ نے کہا ہے کہ ان کی جان کو خطرہ ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ اس میں بڑے لوگ ملوث ہیں۔ خود سہائی کی پیش گوئی اشوک کھرات نے متعدد خواتین کو درگاہ کریمینل ڈیوٹی کا افتادہ بنایا اور اس کی ویڈیو بھی بنائیں۔ 18 مارچ کو گرفتار کیا گیا اشوک کھرات سے ایس آئی ٹی (خصوصی تفتیشی ٹیم) کی کچھ جگہ سے کئی اہم خطے سے ہوئے ہیں اور اس نے پوری ریاست کو ہلکا کر رکھا ہے۔ یہی جلیلی سلاخوں میں بندھرات نے کئی لوگوں کے احتیاد کو ختم کیا، انہیں دھوکا دیا اور لوگوں کو خواتین کو اپنے دفتر میں بلا یا اور بروسر تک ان کے ساتھ جسی زبانی کی۔ یہ سب اس کے دفتر سے سی آئی ڈی میں بھی قید ہو گیا۔ اس کی فحش حرکات اور سیاہ کارنامے روز بروز کے قلاب ہو رہے ہیں اور پولیس بھی اس کے یومیہ

شہریوں کیلئے اعلیٰ معیاری بنیادی خدمات فراہم کرنے پر توجہ مرکوز: اشونی بھیدے

مختلف کاروباروں کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے بنیادی ڈھانچے کی سہولیات پیدا کرنے پر توجہ دی جانی چاہیے

شرما، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (شہر) ڈاکٹر اشونی جوشی، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (پریڈیکشن) انجینئر بنگر، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مشرقی مضائقہ) ڈاکٹر اونیٹا شاکھ، وکیل جوائنٹ کمشنر (کلیئرس) ڈاکٹر اونیٹا شاکھ، موقع پر موجود تھے۔ اس کے علاوہ تمام جوائنٹ کمشنرز، ڈپٹی کمشنرز، اسسٹنٹ کمشنرز، مختلف جات کے سربراہان وغیرہ اس میٹنگ میں موجود تھے۔ اس میٹنگ میں کارپوریشن کی طرف سے مختلف مسائل پر اہلیان میں کی گئی بات چیت کے پس منظر میں تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس کے بعد میونسپل کمشنر اشونی بھیدے نے افسران کو واضح طور پر ہدایت دی کہ عوام کے نقصان سے مقامی سطح پر لوگوں کے مسائل اور حقانیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے مسائل کا سام کر رہے ہیں اس لیے ہر ضرورت کا چاہیے کہ وہ ان کے ساتھ مسلسل رابطے میں رہیں اور انہیں اپنے کام کے علاقے میں سہولت دہانی، دیگر مختلف کاموں کی پیشین گوئیوں کی فراہمی کے بارے میں توجہ دینا چاہیے۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ اس قسم کی خدمات فراہم کرنے کے لیے کام کرنی ہے، تاہم، انہوں نے پتہ بھی ظاہر کیا کہ اب ہمیں اس سے آگے کام کرنا چاہیے۔ اس موقع پر ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مشرقی مضائقہ) ڈاکٹر وین



اتہام کیا جائے گا، بھیدے نے یہ بھی واضح کیا کہ اس کے علاوہ جائزہ اجلاس میں ہونے والی بات چیت کے مطابق اس اجلاس میں مختلف کام کی تکمیل کی رپورٹ بھی مل جائے گی۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن شہری خدمات فراہم کرنے کے لیے کام کرنی ہے، تاہم، انہوں نے پتہ بھی ظاہر کیا کہ اب ہمیں اس سے آگے کام کرنا چاہیے۔ اس موقع پر ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مشرقی مضائقہ) ڈاکٹر وین

مبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی میں اس وقت بڑے پیمانے میں سڑکوں کے کام جاری ہیں۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ ان سڑکوں کو طویل مدت میں استعمال کیا جائے اور ان پر فریٹنگ کے لحاظ سے بیلڈے کی آڑوں پر مالز آپریشن نامزد تیار کیے جائیں اس میں انگل 10 سالوں میں سڑک کی دیوہ بھال کے علاوہ فریٹنگ، مرمت اور دیوہ بھال، افادیت اور دیگر معاملات میں ہونے والی تبدیلیاں شامل ہونی چاہئے۔ ممبئی میں کام کرنے والے مختلف کاروباروں کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے بنیادی ڈھانچے کی سہولیات پیدا کرنے پر توجہ دی جانی چاہیے۔ کارپوریشن اور دیگر عوامی نمائندوں کے ساتھ شہر کے رابطہ ریلز اور مقامی معاملات کے بارے میں ان کی تجویز حاصل کریں۔ ناہوں کی سہولت، سڑکوں کے کام کی موجودہ صورتحال وغیرہ کی معلومات عوام تک پہنچائی جائیں۔ اس کے علاوہ، میونسپل کمشنر اشونی بھیدے نے ہدایت دی ہے کہ میونسپل کارپوریشن کی اعلیٰ معیاری بنیادی خدمات عوام پر مبنی انداز میں فراہم کرنے پر زور دیا جائے۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن کے تمام محالوں کی ماہانہ جائزہ میٹنگ آج میونسپل کارپوریشن ہیلڈ

شیوسینا لیڈر شائنا این سی کا حسین دلوائی پر سخت جواب

جولوگ کانگریس پارٹس میں یقین رکھتے ہیں وہ بے وقوف ہیں

مبئی: (اسٹاف رپورٹر) شیوسینا لیڈر شائنا این سی نے کانگریس پارٹس میں یقین رکھنے والے جولوگ کانگریس پارٹی پر یقین رکھتے ہیں وہ بے وقوف ہیں، جولوگ ان ڈی اے کے ساتھ ہیں وہ صرف ترقی اور ترقی یافتہ ہندوستان کے لیے اہم سودی کی حمایت کرتے ہیں، اس لیے حمایت چھوڑیں اور انہیں آپ خود کو با اختیار بنائیں تاکہ آپ ہماری طرف آئیں۔ کانگریس اس کے تہرے کا جواب دیتے ہوئے کہ ہندی، خواتین کا ریزرویشن نہیں، اس مسئلہ ہے "شائنا این سی نے کہا، جب کوئی تاریخی فیصلہ کیا جا رہا ہے، تو اپوزیشن کا کام ہے کہ وہ اس کی حمایت کرے۔ ہم نے خواتین کو



دیتے ہوئے شیوسینا لیڈر شائنا این سی نے کہا "جولوگ کانگریس پارٹی پر یقین رکھتے ہیں وہ بے وقوف ہیں، جولوگ ان ڈی اے کے ساتھ ہیں وہ صرف ترقی اور ترقی یافتہ ہندوستان کے لیے اہم سودی کی حمایت کرتے ہیں، اس لیے حمایت چھوڑیں اور انہیں آپ خود کو با اختیار بنائیں تاکہ آپ ہماری طرف آئیں۔ کانگریس اس کے تہرے کا جواب دیتے ہوئے کہ ہندی، خواتین کا ریزرویشن نہیں، اس مسئلہ ہے "شائنا این سی نے کہا، جب کوئی تاریخی فیصلہ کیا جا رہا ہے، تو اپوزیشن کا کام ہے کہ وہ اس کی حمایت کرے۔ ہم نے خواتین کو

مہاراشٹر پولیس کے لیے بھی ہیلپرٹ پہننا اب لازمی

ڈی جی پیس نے حکم جاری کیا

مبئی: (اسٹاف رپورٹر) مہاراشٹر میں روڈ ٹریفک کی جانب ایک اہم قدم میں، پولیس کے ڈائریکٹر جنرل نے تمام پولیس افسران اور پاکاروں کے لیے دو پہیہ گاڑیوں کی سواری کے دوران جوائنٹ پہننا لازمی قرار دیا ہے۔ ریاست بھر کے تمام پولیس کھڑکیوں اور مقامی پولیس یونٹوں کو سخت دیا گیا جاتی کی ہے۔ یہ فیصلہ کانگریس ایک حالیہ اعلیٰ میٹنگ کے بعد کیا گیا ہے، جہاں ڈی جی پی نے کہا تھا کہ اگر قانون نافذ کرنے والے افسران خود کو اہل پہل کر کے نہیں تو عوام لوگوں میں بیداری پیدا کرنا ناممکن ہو جائے گا۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ اس قسم کی سختی خلاف ورزی کرنے والے پولیس افسران کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ ممبئی پولیس کی طرف سے کی گئی ایک تحقیق کے مطابق، پچھلے سالوں میں سڑک کے حادثات میں ہلاک یا شدید زخمی ہونے والوں میں سے 35 سے 40 فیصد دو پہیہ کا رسوار تھے۔ مہاراشٹر کا کہنا ہے کہ جوائنٹ کا مناسب استعمال ہر شدید چوڑوں اور موت کے خیرات کو کافی حد تک کم کر سکتا ہے۔ اس کے باوجود ریاست کے زیادہ تر اضلاع میں جوائنٹ پہننے کا رواج کمزور ہے۔ رپورٹ کے مطابق، جب ممبئی اور تاجپور جیسے بڑے شہروں میں 80 فیصد سے زیادہ دو پہیہ گاڑی اور سائیکل پہنتے ہیں، دوسرے اضلاع میں، یہ تعداد 20 فیصد سے بھی کم ہے۔ نئے حکم نامے کے تحت، کوئی بھی پولیس افسر جو ڈیوٹی کے دوران بغیر جوائنٹ کے دو پہیہ گاڑی پر سوار یا گیا تو اس پر فوری طور پر سول سنٹرل پولیس اسٹیشن (ڈی) کے تحت جرمانہ عائد کیا جائے گا۔ مزید برآں، اگر جوائنٹ کے بغیر پولیس افسر کی تصویر سول سنٹرل پولیس اسٹیشن پر ظاہر ہوئی ہے، تو اسے ایک سنٹرل پولیس اسٹیشن پر ظاہر ہونا پڑے گا۔ ڈی جی پی کے دفتر نے تمام پولیس یونٹوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ ان کے فوری تفتیشی ٹیمیں اور جلد از جلد ہیڈ کوارٹر تفتیش کی رپورٹ پیش کریں۔ محکمہ پولیس کے اس فیصلے کو روڈ ٹریفک کی سہولت کے حوالے سے ایک اہم اقدام قرار دیا جا رہا ہے۔ حکام کا ماننا ہے کہ جب پولیس خود قوانین پر عمل کرے گی تو عوام لوگ بھی جوائنٹ پہننے کے بارے میں مزید بیدار ہوں گے۔

روپالی چاکن کرکٹ بین کواشوک کھرات معاملے میں شرڈی پولیس کاٹوٹس

اشوک کھرات کی کرڈٹ سوسائٹی میں پرتمہا چاکن کرادوان کے بیٹے کے 14 لاکھ ڈالرز میں، مقام کھاتہ داروں سے لپکا تاچہ جاری ہے۔ خواتین کے جسمی احتضال کے الزام میں گرفتار خود سوسائتہ بابا اشوک کھرات کے سب سے قریبی لوگوں میں سے ایک کہلائے والی ریاستی خاتون کیشنی کی سائیکل چھینرو میں روپالی چاکن کرکٹ، بہن پرتمہا چاکن کرکٹ، اشوک کھرات کے خلاف جھوٹی طور پر 19 معاملات درج ہیں چاکن کرڈٹ پولیس اسٹیشن میں درج کیا گیا تھا۔ لاڈلنگ کا کیس ہے۔ اس کیس کی تفتیش کے دوران پولیس کو معلوم ہوا کہ اشوک کھرات کی قائم کردہ سوسائٹی کو آریٹھو کرڈٹ سوسائٹی، میں کئی لاکھ ڈالرز ہیں، جو مختلف لوگوں کے نام پر کھولے گئے ہیں۔ لیکن ان میں نامزد (نامی) کے طور پر صرف اشوک کھرات ہی کا نام لکھا ہے۔ ان کھاتوں کے ذریعے کرڈٹ روپے کا لین دین ہوا ہے۔ اس سوسائٹی میں پرتمہا چاکن کرادوان کے بیٹے کے نام پر بھی چار لاکھ ڈالرز ہیں۔ ان تمام کھاتہ داروں کے بیانات لینے کا کام جاری ہے۔ اس معاملے میں اب تک 33 لاکھ ڈالرز نے اپنے بیانات درج کروائے ہیں۔ پرتمہا چاکن کرڈٹ پولیس اسٹیشن میں حاضر ہونا پڑے گا۔ پولیس نے پرتمہا چاکن کرڈٹ کے دو بھائیوں پر ڈاک کے ذریعے ٹوکس بھیجا ہے۔ اس ٹوکس میں کہا گیا ہے کہ وہ ان کے 5 لاکھ ڈالرز کے اندر اپنا بیان درج کروانے کیلئے حاضر ہوں۔ یاد رہے کہ اشوک کھرات کے فون ریکارڈ کے مطابق مبینہ طور پر فون کے ذریعے اس کے ساتھ سب زیادہ باتیں کرنے والوں میں روپالی چاکن کرادوان پرتمہا چاکن کرڈٹوں ہی کا نام نمایاں ہے۔ اس لیے یہ پوچھنا اچھا ہوگی۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر
روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں
22-49730011 / 22-49731366
mumbairaabta@gmail.com
7506100010

سونے اور چاندی کی قیمتوں میں مسلسل تیسرے ہفتے اضافہ

کیونکہ ڈالر کس کمزور سے مانگ میں اضافہ ہوا

مبئی: (اسٹاف رپورٹر) سونے کی قیمتوں میں اس ہفتے 65.1 فیصد اضافہ ہوا جس نے مسلسل تیسرے ہفتے اپنے اوپر کی طرف بڑھنے کا ریکارڈ بنایا۔ محکمہ پناہ گاہوں کی برقی ہوائی، مانگ، کمزور امریکی ڈالر، اور امریکہ اور ایران کے درمیان جاری جنگ ہندی مذاکرات نے ریل کی حمایت کی۔ جو، ہفتے کے آخری تجارتی دن، اہم امریکی انڈیکس پر چون کے سونے کے مستقبل میں معمولی اضافہ ہوا، جبکہ چاندی کے مستقبل میں 0.1 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا۔ سونے کا فیوچر 690,52.1 اور 10 گرام اور چاندی کا فیوچر 300,43.2 کیلئے ہوا۔ انڈی انڈیکس پر چارٹرڈ اینویسٹمنٹ (آئی بی سی اے) کے اعداد و شمار کے مطابق، جو کہ 999 عاص سونے کی قیمت 327,50.1 اور 10 گرام، جسے جوہر کے 891,47.1 سے زیادہ تھی۔ دریں اثنا، 999 عاص چاندی کی قیمت جوہر کے 934,239 روپے کی ٹوکر کراچی، جو گزشتہ تین روزوں میں اضافہ ہوا ہے۔ اگر ڈالر دو بار مضبوط ہوتا ہے یا عالمی خطرات بڑھ جاتے ہیں تو اس سے قیمتوں پر اثر پڑ سکتا ہے۔ اہم امریکی انڈیکس پر سونے کو 40,787.4 ڈالر فی ٹرانے اگس پر بند ہوا، جو کہ 3 فیصد ہفتہ دار اضافہ ہے۔ 1,48,000 اور 1,54,000 گرام کے درمیان موجود ہے۔ جبکہ مزاحمت 55,000 اور 1,54,000 گرام کے درمیان موجود ہے۔



مبئی: (اسٹاف رپورٹر) سونے کی قیمتوں میں اس ہفتے 65.1 فیصد اضافہ ہوا جس نے مسلسل تیسرے ہفتے اپنے اوپر کی طرف بڑھنے کا ریکارڈ بنایا۔ محکمہ پناہ گاہوں کی برقی ہوائی، مانگ، کمزور امریکی ڈالر، اور امریکہ اور ایران کے درمیان جاری جنگ ہندی مذاکرات نے ریل کی حمایت کی۔ جو، ہفتے کے آخری تجارتی دن، اہم امریکی انڈیکس پر چون کے سونے کے مستقبل میں معمولی اضافہ ہوا، جبکہ چاندی کے مستقبل میں 0.1 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا۔ سونے کا فیوچر 690,52.1 اور 10 گرام اور چاندی کا فیوچر 300,43.2 کیلئے ہوا۔ انڈی انڈیکس پر چارٹرڈ اینویسٹمنٹ (آئی بی سی اے) کے اعداد و شمار کے مطابق، جو کہ 999 عاص سونے کی قیمت 327,50.1 اور 10 گرام، جسے جوہر کے 891,47.1 سے زیادہ تھی۔ دریں اثنا، 999 عاص چاندی کی قیمت جوہر کے 934,239 روپے کی ٹوکر کراچی، جو گزشتہ تین روزوں میں اضافہ ہوا ہے۔ اگر ڈالر دو بار مضبوط ہوتا ہے یا عالمی خطرات بڑھ جاتے ہیں تو اس سے قیمتوں پر اثر پڑ سکتا ہے۔ اہم امریکی انڈیکس پر سونے کو 40,787.4 ڈالر فی ٹرانے اگس پر بند ہوا، جو کہ 3 فیصد ہفتہ دار اضافہ ہے۔ 1,48,000 اور 1,54,000 گرام کے درمیان موجود ہے۔ جبکہ مزاحمت 55,000 اور 1,54,000 گرام کے درمیان موجود ہے۔

امریکہ ایران جنگ بندی کے اشارے نے اسٹاک مارکیٹ کو فروغ دیا

ہفتے کے دوران سٹینڈیکس اور نفٹی میں تقریباً 6 فیصد اضافہ ہوا

مبئی: امریکا اور ایران کے درمیان دو ہفتے کے جنگ بندی معاہدے کے شہت اشارے پر ہندوستانی اسٹاک مارکیٹ میں گتہ تادوسرے ہفتے تیزی سے ترقی پائی۔ شارٹ لوگنگ کی وجہ سے مارکیٹ میں زبردست خریدار ہوئی، بڑے پیمانے پر ایکسچینج سبزیگ میں بند ہوئے۔ نفٹی کے ہفتے کے دوران 9.5 فیصد اضافہ ہوا، آخری کارڈ ہوا، دن 16.1 فیصد بڑھ کر 050,24.2 پہنچ گیا۔ سٹینڈیکس 918 پوائنٹس یا 20.1 فیصد بڑھ کر 550,77.7 پر بند ہوا جس نے ہفتے کے لیے 8.5 فیصد اضافہ ضروری کیا۔ جبکہ نفٹی نے بھی توجہ مارکیٹ سے بڑھ کر کرنی کارڈ ہوا، جبکہ 99.1 فیصد بڑھ کر 912,55.9 پر بند ہوا۔ نفٹی کے لیے اہم سودی کی حمایت کرتے ہیں، اس لیے حمایت چھوڑیں اور انہیں آپ خود کو با اختیار بنائیں تاکہ آپ ہماری طرف آئیں۔ کانگریس اس کے تہرے کا جواب دیتے ہوئے کہ ہندی، خواتین کا ریزرویشن نہیں، اس مسئلہ ہے "شائنا این سی نے کہا، جب کوئی تاریخی فیصلہ کیا جا رہا ہے، تو اپوزیشن کا کام ہے کہ وہ اس کی حمایت کرے۔ ہم نے خواتین کو

مبئی میں ایل پی جی کی بلیک مارکیٹنگ کے خلاف بڑی کارروائی

آٹھ گاڑیوں میں لے کر 451 سٹنڈر برآمد



مبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی میں ضروری اشیاء کی بلیک مارکیٹنگ کے خلاف ایک بڑے ریکارڈ ڈائن میں محکمہ ٹوراک اور شہری سپلائی نے ایل پی جی سٹنڈروں کی غیر قانونی ذخیرہ اندوزی اور نقل و حمل میں ملوث ایک راکٹ بار کسٹ کا پردہ فاش کیا ہے، حکام نے ڈھنگری کے والا بندر علاقے پر 451 ایل پی جی سٹنڈر برآمد ہوئے۔ ڈھنگری کے والا بندر علاقے میں چھاپے کے دوران 140 کھروپے سے زائد کاماں ضبط کیا گیا اور آٹھ گاڑیوں کو روک دیا گیا۔ حکام کے مطابق یہ کارروائی ریاضت کنٹرول اور سول سپلائی ڈائریکٹر کو موصول ہونے والی انٹیلیجنس معلومات کی بنیاد پر شروع کی گئی۔ معاملے کی تحقیق کو دیکھتے ہوئے فوری طور پر خصوصی ہدایت جاری کی گئی، جس پر عمل کرتے ہوئے محکمہ کے فلاننگ اسکواڈ نے منصوبہ بند آپریشن شروع کیا۔ چھاپے کے دوران کارروائی کے ڈھنگری میں والا بندر چلے کر قریب قریب غیر قانونی طور پر ٹریکس سٹنڈر لے جانے والی آٹھ گاڑیوں کو روکا۔ ان گاڑیوں کو چیک کرنے پر کل 451 ایل پی جی سٹنڈر برآمد ہوئے۔ ضبط کئے گئے سٹنڈروں اور گاڑیوں کی کل قیمت تقریباً 1.40 لاکھ روپے ہے۔ حکام نے بتایا کہ یہ سٹنڈر درست دستاویزات کے بغیر منتقل کیے جا رہے تھے اور ان کا مقصد بلیک مارکیٹنگ یا غیر قانونی سپلائی کرنا تھا۔ ممبئی پولیس نے مقدمہ

درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔ دریں اثنا، جو کہ ایک پریس کانفرنس میں وزارت پیٹرولیم نے اناج کی کھریڈوں کی پی سی سٹنڈر کی ترسیل معمول کے مطابق ہے، اور ایل پی جی کی قیمت کارڈوں میں کوئی کمی کی اطلاع نہیں ہے، حالانکہ موجودہ ڈھنگری کی سیاسی صورتحال میں

تبت پر چین کی جاری نوآبادیات کو بے نقاب کرنے والی دستاویزی فلم ایچی الوارڈ کیلئے نامزد

[illegible]

بنگلہ دیش کے وزیر خارجہ نے ہندو دورہ پر شیخ حسینہ کی حوالگی کا مطالبہ دہرایا

بلگمہ دیش کے وزیر خارجہ نے شیخ حسینہ کی حوالگی کا مطالبہ دہرایا، غلیل الرحمن کا دورہ حسینہ حکومت کے خاتمے کے بعد ہندوستان کی طرف سے منعقد کردہ پہلی اعلیٰ سطحی دوطرفہ ملاقات تھی۔



جس کو سب نہیں سمجھتے تھے۔ انارک نے کہل کی بنیاد پوچھا تو زائد از کسی کی نہ دیکھ سکتا تھا۔ وہ بھیگے، کہ جو ایک بڑے عاقلانہ لوگوں کی نشاندہی کرتی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ صورتحال اچانک پیدا ہوئی ہوگی۔ مگر ہوسوں کی زرگی شہت اور برستی آہانی کے تقاضا کو پورا کرنے کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ بگڑے دیش پر پڑتے خوراک کے شے میں مریاں کا میاںیاں حاصل کیں، تاہم زنیں پر بڑے دباؤ نے اب اس کے شے میں مریاں کی حدود کو گیارہ کرنا شروع کر دیا ہے۔

بقیہ اور ہم نے اس بارے میں بات کی کہ اسے کیسے آگے بڑھایا جائے۔ اس کے علاوہ انہوں نے مزید کہا، ”مجھے امید ہے کہ ہم یہ چاند چھتو میں کریں گے“، ذہن نشین رہے کہ خدیجہ کے دوستان فرار ہونے کے بعد فنی دہلی وادھا کا کے تعلقات کشیدہ گئے تھے۔ جب اس ملک کی ایک عدالت نے یہ فیصلہ طور پر انا بنیت مخالف جرائم کے لیے انہیں سزائے موت سنائی جس کے بعد جنگ شروع ہونے لگا۔

ہا کا نے اپنے حوالگی معاہدے کے تحت حمینہ کی واپسی کے لیے پہلے
 ی کی کہہ دی تھا۔ ہم نے سو دیا۔“ رحمان نے مزید کہا کہ دو دیہی می
 پنی ملاقاتوں کے بعد دو طرفہ تعلقات کے بارے میں مناسب حد
 تک برامید ہیں۔ انہوں نے کہا: ”دووں ممالک کے سربراہ
 براعظم طاق رحمان اور ہندوستانی وزیر عظم ریندر مودی نے نہ
 صرف خط و کتابت کا تبادلہ کیا بلکہ انہوں نے بات چیتی کی، اور دونوں تعلقات
 کو آگے بڑھانا چاہتے ہیں۔“ دووں ممالک کے لیے اہمیت کا حامل

بگڑے پیش کے وزیر خارجہ غلیل الرحمن نے جہو کوہا کی دہلی کے
پہنچے دوسرے کے دوران انہوں نے ڈھاکا کا یہ مطالبہ دہرایا کہ
ہندوستان مظلوم وزیراعظم شیخ مجیب کو بگڑے پیش کے حوالے کرے۔
ہندو کی پورٹ کے مطابق بھڑپوٹس کی زیر قیادت سابق عبوری
حکومت نے نو فہر میں ہند- بگڑے پیش حکومت کے معاہدے کے تحت یہ
خودمختاری کی غلیل الرحمن کی سرکردہ حکومت کے خاتمے کے
ہندوستان کی طرف سے متفقہ کردہ پہلی ایسٹی طرف ملاقات تھی۔
میں نے شیخ مجیب اسٹ ۲۰۲۳ء میں اپنی عوامی لیگ حکومت کے
خلاف طلبہ کی وسیع احتجاج کے نتیجے میں ہندوستان فرار ہوئی
تھی۔ ۱۹۷۱ء سال برسرِ اقتدار تھیں۔ بعد ازاں نیشنل اتحاد باہر
محاشیات محمد یونس نے اس کے بعد بگڑے پیش کی عبوری حکومت کی
برائے اس کی تھی۔ جبکہ غلیل الرحمن نے انتخابات کے بعد بگڑے
پیش کی نشست پارتی نے ملک میں نئی حکومت بنائی۔ ایس پی کی
پیش کی طارق رحمان نے وزیراعظم کا حلف اٹھایا۔ ہم اس
نے اوکس میں غلیل الرحمن نے نئی دہلی میں قومی سلامتی مشیر اہمیت
وہیوال اور وزیر خارجہ ایس نے بگڑے ملاقات میں۔ اس کے
یونین جہو کوہا کراچی میں حکومت کے لیے مارشلس گئے۔ بگڑے
نے اپنے بگڑے پیش میں منظم ہے کہا کہ ہندوستان "تعمیری اعزاز
" ڈھاکا کی نئی حکومت کے ساتھ تعلقات کا خواہاں ہے اور
ہندوستان کو مضبوط کرنے کے لیے اس کے کام کرے گا۔ مارشلس
ہندوستان کے گفتگو کرتے ہوئے بگڑے پیش کے وزیر خارجہ نے کہا کہ

لبنان پر حملے بند ہونے تک کوئٹہ ایئر انس ٹیم

یہاں پاکستان میں پامالریکہ سے بات چیت نہیں کرے گی: رپورٹ



تہران:- ایران کی فاسر نیوز ایجنسی نے ایک باخبر ذریعے کے حوالے سے بتایا کہ ایرانی حکومت نے انجمن پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں پٹی پٹی سے اور اس کا سرکہ کے ساتھ ان اراکات میں شرکت کا کوئی منصوبہ نہیں ہے جب تک کہ اسرائیل لبنان پر بمباری بند نہیں کر دیتا۔ خیرتجربہ سالانہ امنیہ نصف امریکی ذرائع ابلاغ کی وی وی سی ٹی وی کے ذریعہ کا خیال دیا ہے کہ اسلام آباد میں ہونے والے اسلام آباد کانفرنس کے دوران اسے ہونے والے امنیہ کے دعویٰ کیا کہ ایران نے پاکستانی حکام کو ضابطہ طور پر مطلع کیا ہے کہ وہ لبنان میں جنگ بندی کے قیام تک اسرائیل آباد میں امریکہ کے ساتھ مل کر اس کے خلاف کارروائی نہیں کریں گے۔ اور اسٹریٹیز سے اس سے قبل خبر دی تھی کہ اسرائیلی وفد اشغول کے ساتھ باخبر ذرائع شروع کرنے کے لیے اسلام آباد پہنچا ہے۔ ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسٹریٹیز نے بھی کہا کہ ایران،

جنگ بندی میں لبنان کا احاطہ کیا گیا، واپس لے کر اور اسلحہ اور اسلحہ کے ساتھ اس کی ترسیل کی۔ لبنان کی شہری فوج کے مطابق، اسرائیلی فوج نے بڑھ کے بعد کے لبنان بھر میں حملے شروع کر دیے ہیں، جن میں کم از کم 303 افراد ہلاک اور 150,170 دیگر زخمی ہو گئے ہیں۔ لبنان کی وزارت صحت کے مطابق، 2 مارچ سے لبنان پر اسرائیل کے وسیع حملے کے بعد 888,170 افراد ہلاک اور 992,617 زخمی ہو چکے ہیں۔ امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران کو خبردار کیا ہے کہ وہ ایران کے ہرمز سے گزرنے والے جہازوں پر ٹول یا رکاوٹیں عائد کرنے سے باز رہے، ورنہ بین الاقوامی سمندر پر پورے اسلحہ کے مطابق، ٹرمپ نے ایران پر الزام عائد کیا کہ وہ جنگ بندی کے باوجود ایران کے ہرمز میں تیل کی ترسیل کو محدود کر رہا ہے اور جہازوں سے فیصل وصول کرنے کی کوشش کر رہا ہے، جسے انہوں نے معاہدے کی خلاف ورزی قرار دیا۔

امریکہ اور اسرائیل کے درمیان جنگ کے خاتمے کے لیے ہونے والی کوئی بھی بات چیت و شائبہ کی طرف سے تمام محاذوں پر خاص طور پر لبنان میں جنگ بندی کے وعدوں کا احترام کرنے پر منحصوبہا، تازہ مکتوب پیش قدمی، اراکیت، اسرائیل

آئی جب امریکہ اور ایران کی طرف سے منگل کو
اعلان کردہ اور پاکستان کی ثالثی میں دو ہفتے کی
جنگ بندی سے منسلک جاری سفارتی کوششوں
کے باوجود لبنان پر اسرائیلی حملے تیز ہو
گئے۔ جب کہ پاکستانی ثالثی اور تین اور مذاکرات

ڈونالڈ ٹرمپ کی ایران کو سخت وارننگ

ہرمز سے گزرنے والے جہازوں پر ٹول کیا دلائل عائد کرنے سے باز رہے۔
 واشنگٹن ڈی سی: امریکہ کے صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ایران کو خبردار کیا ہے کہ وہ آبنائے ہرمز سے گزرنے والے جہازوں پر ٹول یا ٹیکس عائد کرنے سے باز رہے، ورنہ سنگین نتائج جھٹکتا ہے۔ پورس کے مطابق ٹرمپ نے ایران پر الزام عائد کیا کہ جنگ بندی کے بعد آبنائے ہرمز میں تیل کی ترسیل کو محدود ہے اور جہازوں سے فیس وصول کرنے کی کوشش کر رہا ہے، جسے انہوں نے معاہدے کی خلاف ورزی قرار دیا۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ اگر ایران نے اس روئے کو جاری رکھا تو حوالہ دینے پر آمادگی ہے، جہتی کہ فوجی اور دنیائے اسلام کا بھی رد نہیں کیا جا سکتا۔ یہ پیش قدمی ایک ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب آبنائے ہرمز بااے سے تقریباً 20 فیصد تیل کی ترسیل ہوتی ہے۔ شدید تشویش کی مرکز بنا ہوا ہے اور جہاز ران تقریباً ہب ہو چکی ہے۔ پورس کے مطابق، جنگ اور سکیورٹی خدشات کے باعث تیل بردار جہازوں کی آمد و رفت میں کمی آئی ہے، جس سے عالمی منڈی میں تیل کی قیمتوں میں اضافہ آدو اتو اتو کی بجائے بڑھ گیا ہے۔ اس بات پر مزید تاکید کیا کہ امریکا اس کے ہرمز کو دوبارہ مکمل طور پر کھولنے کے لیے اقدامات کرے گا۔
 اس مسئلے میں صرف امریکہ سے خدشات کوئی تعلق کی جا رہی ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق، آبنائے ہرمز موجودہ صورتحال میں صرف مشرق وسطیٰ ملک عقیقت کے لیے ایک بڑا ذخیرہ بن چکی ہے، جہاں کی بھی مزمز تشویش کی اثرات فوری طور پر متواتر آئی قیمتوں اور عالمی تجارت پر مرتب ہیں۔

بہن کا مقابلہ کرنے کیلئے امریکہ کا محی شعبے کو آگے لانے پر زور

[illegible]

ایران جنگ کے باعث چین کی سیلانی چین کو دباؤ کا سامنا

جنگ جہنم کی پناہی چیزیں شہیدانے کا کارخانہ کار شروع ہوئی ہیں یکے بعد دیگرے ان میں امریکی جنگی صومریوں کی ایک بڑی تعداد بھی موجود ہیں جنھوں نے اپنے تئیں امریکی ہرمن کی دشمنوں کی حدود کا امتحان لے رہے ہیں۔ چتر پورہ اور اس کے جنگی شروع ہونے کے فوراً بعد ایوانوں کی افتتاحی کو اس کا سپرہ ایک کیونکہ چین، دنیا کا کارخانہ دار اور طوفان کے ٹمٹمے کے لیے بہت سی دوسری چیزیں پیشکش کے مقابلے میں بطور پھر نظر آئے لیکن چتر پورہ کے دوران ایک تنازعہ شروع ہوا جس سے ان کے توانائی کی عالمی منزلوں کو گھٹا ٹھنڈا رہا ہے۔ تقویوں میں تیزی سے اضافہ اور سواری میں رکاوٹ ان اہم صومعہ کاروں کے سامنے آئی ہیں جو چین کی صنعت کی بڑی سیاحت میں ہیں۔ مارچ 2022ء کے واقعہ میں چین نے کاوش کے بغیر کھلیش کی سیاست کی تقویوں میں اپنا پہلا سال بڑھایا اور ایک دنیا کی جنگ کا امیدوار رہا کہ اس نفعی امر میں صومعہ کاروں کی صومعہ کاروں کی جانب سے اعلان کردہ جنگ بندی ابتدائی دشمنوں سے لے کر برقرار ہو سکتی ہے جس سے آجنا۔

پاکستان میں آزادی صحافت پر غیر معمولی دباؤ ہے

خلفاء، آوازوں کے لئے حکام کی داشت اس سطح تک کم ہو گئے۔ جو ماشر اء کے دور میں بھی نہیں دیکھے گئے۔

کیا جاتا ہے۔ اس سال کا ایوارڈ تجربہ کار صحافی علی خان کو آزادی اظہار کے لیے جدوجہد کرنے پر دیا گیا۔ ڈاکٹر محمود نے کہا کہ علی اظہار کے حقوق کے بعد میں واپس آنے سے پہلے 1971ء میں شرقی پاکستان (اب بنگلہ دیش) میں بطور فنی کام کیا۔ انہوں نے جبریل آزاد الحق کی فوجی فہمت کے دوران انکم ردار اور آزادی اڑتوں کے دورے کیے کہ کوششوں کے خلاف حکومت کے بعد میں انہوں نے نی بی سی میں شہریت اختیار اور آزادی اظہار کے لیے اپنی جدوجہد جاری کی۔ اس موقع پر اظہار آزادی کی زندگی اور کام میں دستاویزی فلم بھی دکھائی گئی۔ اس نے خاص طور پر ضیاء الحق کے دور میں جبر کے خلاف ان کے بولی موقف کو اجاگر کیا۔ اس کے بعد، ایٹن ٹیبل میں بغاوتوں کے بعد، آزادی اظہار کے رائے کی آزادی کی جدوجہد کا اہتمام کیا گیا۔ صحافی حضرت اللہ خان نے مارڈیٹ کیا، جنہوں نے بحث تازہ ی کہہ کر کیا کہ جب سسرہ سپ، دباؤ اور

پاکستان - متحدہ عرب امارات تعلقات میں دراڑ کے اشارے

۵. ارب ڈالر سرسواچی سے حوالا اٹھا دیے

ممالک کے تعلقات میں مکرر اور اسے اشارے پیدا کر رہے ہیں، جسے غلطی میں بدلے جغرافیائی ماحولیات کے تناظر میں دیکھا جا رہا ہے۔ یورپ کے ممالک میں یہ قرض کی برسوں سے رد عمل اور سڈو ریلے برقرار رکھا جا رہا تھا، تاہم جارجیا میں اسے ای کی جانب سے قرض کی مدت میں کمی اور شرائط میں سختی سے اسلام کو مکمل اور ایسٹی کی طرف دھکیل دیا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس پیش رفت سے نہ صرف پاکستان کے زرمبادلہ ذخاز پر دباؤ بڑھے گا بلکہ یہ دونوں ممالک کے درمیان اعتماد اور مالی تعاون سے غیر متعلق بھی ہو سالیانہ کھڑا کر سکتا ہے۔ پاکستان کے ممالک کا جغرافیہ بھی محدود ہیں، اور اس بڑی اور ایسٹی سے معاشی وابستگی بڑھ رہے ہیں۔ تجربہ کاروں کے مطابق، یہ ای کی جانب سے قرض کی تجدید نہ کرنا یا اس میں سختی لانے کی بات کی ضرورت ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان اور باقی مالی تعاون میں تبدیلی آ رہی ہے۔ اس کے نتیجے میں بدلے اتحاد، خاص طور پر خلیج ممالک کے مباحث کے ساتھ بڑھتے تعلقات کو بھی ایک عنصر کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ پاکستانی سفارتوں میں بھی اس پیش رفت پر خوشگوار مانی جاتی ہے، جہاں بعض رہنماؤں نے اسے ملک کی معاشی مجبوریوں اور بدلتی علاقائی سیاست کا نتیجہ قرار دیا ہے۔ ماہرین کے مطابق، اگر پاکستان کو چین، روس، اور دیگر اتحادیوں کی وجہ سے برقیاتی میں مدد ملتی ہے تو صورتحال نہ صرف اس کی معیشت بلکہ ای ایم ایف پر وگرام کے اہداف کے لیے بھی چیلنج بن سکتی ہے۔ مجموعی طور پر، 5.3، 5.3 اور قرض کی واپسی میں ایک مالی اقدام نہیں بلکہ پاکستان اور روس کے ممالک میں ایک ہمہ جہت کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، جو مستقبل میں علاقائی اتحاد اور اقتصادی تعاون کی سمت کا تقابلیں کر سکتی ہے۔ یہ ای کی زبردستی سالوں سے رد عمل اور جانے والے قرضوں کی مدت میں مزید اضافہ نہ ہونے سے انکار کر رہا ہے۔ جنوری سے یہ توقع ہے کہ پاکستان ایک ایک بار کے لیے جی ڈی پی بھی جس نے پاکستان کو مالیاتی غیر متعلق میں مبتلا کر رکھا تھا۔

بلوچستان میں جبری گمشدگیوں کے بعد

تین نوجوانوں کی لاشیں برآمد: بی وائی سی

کوئٹہ: بلوچ جھڑپیں کئی سالوں سے بلوچستان میں جاری کشمکش ہیں۔ بارہا اسے عدالت قبل اور تشدد کے برائے ہتھیاروں کے استعمال پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستانی اداروں کی جانب سے نو جوانوں کو باجوہ اجازت میں شمول اور بعد ازاں ان کی لاشیں پھینکنے کا سلسلہ انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزی ہے۔ بیان کے مطابق گلگت بلیدے نے کھٹکے والے مسلم اور دہلنگ داکو 7 داکو 25 ستمبر 2025 کو دو پہران کے گھر میں فرخیز کو (ایف ای) اور ملٹی میڈیا (ایم آئی) نے خراسات میں لے کر جبری طور پر لاپتہ کر دیا۔ 48 سالہ، 10 اپریل 2025 کو ان کو ان کے علاقے سے برآمد ہوئی۔ ریاض صادق نو رو ملہ رو ملہ، جو گلگت بلیدے کے تعلق رکھتے تھے، 7 ستمبر 2025 کو گھر سے لاپتہ کیا گیا تھا۔ دو روز بعد، 48 سالہ، 10 اپریل 2025 کو ان کے علاقے سے برآمد ہوئے۔ ان کے مطابق دونوں نو جوانوں کو گلگت بلیدے کی عدالت قبل اور ریاضی الزام کے تحت اسے عدالت قبل کا گیا۔ علاوہ ازیں دوسری جانب بلیدے کے تعلق رکھنے والے نو طالب جوان غلام بلوچ جو ملہ دلدلہ (77 سالہ) 17 ستمبر 2025 کو ان کے گھر سے خراسات میں لے کر لاپتہ کیا گیا۔ تقریباً 6 سالہ، 10 اپریل 2026 کو ان کی ریاضی الزامی ڈی جی سے برآمد ہوئے۔ پی ایف ای کے مطابق ان کے کمپ کے گھریلو کے دسترخوان پر اور شہریت دہلہ کے موجود تھے۔ بلوچ جھڑپیں کئی سال سے اپنے بیان میں کہا ہے کہ بلوچستان میں جبری کشمکش، تشدد اور بارہا کے تحت ایک منظم اور مسلسل جارحی عمل میں چکا ہے۔ تنظیم کے مطابق میں مشرعو خاندان کو کوئٹہ عدالت تک رسائی دے دی ہے اور جبری کشمکش کی سیاسی راہ حل کی شناخت موجود ہے۔ پی ایف ای نے کہا کہ نو جوانوں کو لاپتہ کرنے کے بعد ان کی سب سے پیچیدہ، حساسیت کا حامل و قارہ میں پاکستان اور برطانیہ کی انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزی ہے۔ تنظیم سے سوال کیا گیا کہ اسے خراسات کیس کا نمائندہ ہے یا پارلور کی ایسی دیکھنا ہے جسے ان کے اور انٹرنیشنل لاشیں پی ایف ای میں بھیج دیں گی؟ اس کے جواب میں تنظیموں نے جوابی کی ایسی دیکھنا ہے کہ بلوچستان میں جاری مارنے سے عدالت قبل، جبری کشمکش، گلگت بلوچ کا نو ری فوس اس کی کیس صورت حال اور روز بروز سنگین ہوتی جا رہی ہے۔

۱۰۔ ارسال سے زہر حراست اویغور کاروباری اکیہ اسات کی بہن نے اپنی روداد سنائی

س سال میرے بھائی ایکیر آسات کو جینس حکام کے ہاتھوں راغوا کیے جانے کے ۱۰ سال مکمل ہو گئے ہیں



تھیں۔ انہوں نے معذور بچوں کا تعلیم جاری رکھنے کے لیے لڑکی۔ وہ بدعت کو اچھا کرنے کے لیے استعمال کرنے پر یقین رکھتا ہے۔ وہ سوچنے والا، شائستہ اور گہرا مہربان ہے۔ وہ سب کے ساتھ ہمسایہ کے ساتھ پیش آیا جائے۔ وہ کوئی بھی سو اور وہ خوش یا بد وقت کا ایک بہترین کھلاڑی تھا، اچھا اچھا کہ لوگوں نے رائے کو بھلیو کے نام سے پکارا۔ وہ ایک بہترین دانشور بھی تھے۔ شادیوں میں جب میں ہر دن ملک تعلیم حاصل کر کے آیا تو اس کی ایک جگہ ہے۔ ہر سوس کا وہ بھینٹ دیتے تھے۔ اسے کوئی نہ والا پھیلا دیتے تھے۔ اس قسم کا بھائی تھا: کوئی ایسا حجر جس نے اس بات کو یقینی بنایا کہ میں کبھی تنہا نہیں کرتا۔ میں یاد ہے کہ ایک بار میں ملک تعلیم حاصل کرنے کے بعد واپس پر کسی میں سو اور وہ جب میں نے اپنے بھائی کا نام بتایا تو ریور نے فوراً سے پچان لیا اور مجھ سے جان لینے سے انکار کر دیا۔ اس نے کہا کہ میرے بھائی نے گواہی دی تھی، اور وہ میرے لیے نہیں ہے۔ یہ پتہ چلتا تھا۔ ریور نے کہا کہ میں اس کے بھائی کو 7 اپریل 2016ء کو پھانسی کا نام لے گا۔ اس وقت میں اس کا چھ برس تھا۔ میں نے ایک ترقی پرگرام مکمل کر کے واپس پہنچے۔ اس نے اس سال میں اس کا اپنے بھائی سے کوئی رابطہ نہیں ہوکا۔

ہے۔ دو اپنے وقت سے آگے تھا، ایک کاروباری شخص کے طور پر جو
 بدنامی کا شکار تھا۔ ایک عالمی سطح پر لوگوں کی زندگیوں کو
 برباد کرنے کا منصوبہ بن رہا تھا۔ اس کے بنائے ہوئے پیٹ فارم کے ذریعے،
 وہ حاصل کر سکتے ہیں، اور اس سے جو خلا طریقے سے لیا گیا ہے اسے وہ اس کی



میں سوچتی ہوں، میں نہ صرف اس کے بارے میں سوچتی ہوں کہ اس کے ساتھ کیا کیا گیا تھا، بلکہ ہر وہ چیز جو ہم سے لی گئی تھی۔ دنیا میں، اکیچر اب ایسے شخص کے طور پر جانا جاتا ہے جسے سن مانی طور پر حراست میں لیا گیا ہے۔ لیکن یہ وہ نہیں ہے جو وہ ہے۔ وہ بہت زیادہ ہے۔ وہ ایسا شخص ہے جو حقیقی طور پر لوگوں کی مدد کرنا پسند کرتا

ملت کے مقتدر قائد مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کی شخصیت و خدمات

شرکت کی، نظامت کے فرائض و ذمہ داریاں بھر دینے کے انجام دینے۔

یازار کی تقریبات بالخصوص انڈیا پاک مشاعرہ کا سحر عرصہ تک

بھوپال کی فضا پر جاری راہ اور اشفاق شہیدی کے توسط سے اپنے

بھوتے کے انھوں نے "یازار فورم" کے نام سے ایک نیا تنظیم قائم

کر لی جو مشاہیر کی بھوپال پر ان کے استقبال و اعزاز میں

جلے کرتی، اس کے روزہ افتخار اور عید کے پروگراموں میں

مرد مسلمان سرگودھا کے سرگودھا کے شہر کے پروگراموں میں

بھی "یازار فورم" کی مدد سے سرگودھا کو انہی جی کے انگریزی

اور ہندی کے قومی و مقامی اخبارات میں اس پر تبصرے آنے

لگے، یہ یازار کا سنہارا دھماکا جس میں وہ چاہتے تھے کہ یازار نامہ

جو اپنے بھائی کی یاد روزنامہ کے تعمیر ہوئی۔ اس کا بند ہونے

کے بعد جس سال تک اشفاق شہیدی ہندی کو کام کرنے کا ایک بڑا

میدان روزنامہ راشٹری سہارا کی صورت میں ملا، وہ سہارا

پرائیویٹ کے دوسرے اخبارات و ایلی سہارا، علی گڑھ روزہ

راشٹری سہارا، پٹی کے لیے ایک کھیت رہے۔ ان کی رپورٹیں اور

راشٹری سہارا کی دہلی سے جاتے تھے۔

اشفاق شہید یہ قلم برداشتہ کھٹنے کے عادی تھے، میں نے انھیں اپنے تحریر لکھ کر دوبارہ پڑھتے یا اس کی ٹوک کب سوار تے نہیں دیکھا، جو لکھ دیا پتھر کی کگیر کھٹتے تھے، زبان و بیان پر انھیں بڑی دسترس حاصل تھی، شریعتی نہایت سنجیدگی، رواں دواں لکھتے تھے، جس مضمون پر قلم اٹھاتے، اس سے پوری آگاہی اور ادراک تھا، جب وہ اپنے تحریر میں کسی خاص لفظ کو استعمال کرتے تو لفظ دیکھ مک اٹھتا اور اس کی روشنی میں قاری ان کے کج نظر کج بآسانی پہنچ جاتا، ایسی پختہ پختہ لکھنے والے آٹھ آٹھ جا رہے ہیں۔

میں نے ان کو اپنے کلمہ کے لیے جوق جوق واحد میں امتیاز کا سلیڈ نہیں لکھا، یہ سب نیز کلمہ کی تائید بنانے کا قاعدہ اپنے ساتھ لاتے ہیں۔

کوئی انھیں لوٹنے والے کا قاعدہ اس کے سامنے نہ لکھتا۔

صحافت کے میدان میں اشتقاقی ٹھنڈی نے اس وقت قدم رکھا جب پورے ملک اور حدیہ بردیش میں کانگریس کا موٹیوی بول رہا تھا، اس ماحول میں اپوزیشن کے اخبار کو سنیستانیا نامفک ک سودا نہیں تھا لیکن نفق و فتنان کی پرواہ کر کے والے وہ نہیں تھے، جب بحارید چٹائی جانا مکمل اوریاست میں اقتدار آیا تو یہ اگرچا نئے تو اس نظام حکومت سے وابستہ دو ہم شخصیتوں عارف بیگ اور لیکاش برائن سرنگ سے اپنے رشتے کا استعمال کر کے بہت کچھ حاصل کر سکتے تھے لیکن ان کی قعات کا یہ حال عالم کروا رہے ہیں، انھوں نے اینٹرپرائز کے لیے بھی دوسروں کے کام نہ کرنا شروع کیا ہے، اینٹرپرائز کے لیے ہیج جو کام کیا ہو، اگر حادرات ہوئی ہو گی کہ ایک یا دو نفر ہونے لگا تھا

اشفاق شہزادی ۱۹۳۵ء میں بھولہ کے ایک متوسط گھرانے میں پیدا ہوئے، اُن کے والد بزرگوار مرحوم شیخ محمد شافعی قادری صرف نام کے نہیں، حقیقت میں صوفی تھے، انہذا بیٹے کی جدوجہد سے بحری زندگی کا آغاز نہ صرف طوفان سے ہو کیا، لیکن یہی آغاز شمس المتقبل میں اُن کے کام کی اور وہ حالات کے تشعب و فروع کا پوری کے ساتھ مطالعہ کر رہے، اور اس کے سلسلہ کے روایت کو بھی جاری رکھا جس کا سلسلہ حیدر آباد کے ایک صوفی سلسلہ سے تھا، اُن میں صوفیوں کی صفات جلوہ گر نظر آتی تھیں، اپنے سرحدی کی تربیت و تجربہ کی کا اہتمام کرتے تھے، کوئی ویسا کیا یہ حال تھا کہ بڑی سے بڑی شخصیت کو منت پرک دینے کی اہمیت رکھتے تھے قرآن کی حفظ کرنے کے بعد اور العلوم ستاج المساجد میں تھوڑے دن داخلہ اور اعلیٰ التعلیم کی مدورۃ العارفین میں مکمل کی۔ ۲۰۰۲ء میں انھیں صحافی خدمات کے اعتراف میں علیحدہ پریوش اردو اکاڈمی کے حکیم سید خرمات آباد ایسحاقی اعزاز سے سرفراز کیا گیا۔

یہ کھرا اور سچا انسان، بے باک صحافی ۳۵ سال صحافت کی
 نذر کر کے اور زندگی کی ۵۷ بھاریں دیکھ کر ۱۱ اپریل ۲۰۲۰ء کو
 عین اُس وقت رخصت ہوا، جب شہر لاک ڈاؤن کے دوران
 شہید کر فیو کی گرفت میں تھا، اور دوسروں کے لئے کج گاہی اور
 جانکشی کی ایک مثال چھوڑ گیا۔

پیشوں کی کیفیت و مہینت کافی برل گئی ہے، خاص طور پر صحافت مشن کے بجائے پروڈکشن میں تبدیل ہو گئی ہے لیکن اشتقاقی مشہدی پر ندوی نے صحافت کو خدمتِ خلق کے جذبہ سے اپنایا تھا اور اپنا جھنڈا چھوڑنا کاروبار چھوڑ کر اس سنگاں میں میدانِ عمل کھاکا کہ اسی کے ہو کر لیجئے، ۳۵۔ اُن کی مدت کم نہیں ہوئی، اس کے پچھلے مرحلہ میں وہ سوڈو یاں سے بلند ہو کر ۲۶ سال تک ہشت روزہ "ایاز" مرتب

کرتے رہے، اس اخبار کو عارف بیگ صاحب نے ۱۹۷۳ء میں انھوں نے اخبار کو شروع کیا تھا لیکن ان کا اصل میدان انتخابی سیاست تھا، جس میں زیادہ سے زیادہ وقت دینے اور اخبار کے مستقبل کو محفوظ کرنے کے لیے اُسے بھارتی جنتا پارٹی کے ایک دیلی شعبے میں دیال و چار پرکاشن کے سپرد اس شرط پر کر دیا کہ وہ اس مسلسل نکالنا رہے لہذا چونتیس سال تک یہ شائع ہوتا رہا اور ۱۹۹۸ء میں جب دیال و چار پرکاشن کے نظام میں تبدیلی آئی تو یہ بند ہو گیا، یاد کو ابترامہ سے مرعوب کرنے کا کام اشتقاق شہیدی نے ہی کیا۔ ۱۹۷۷ء میں بھوپال سے عارف بیگ پارلیمنٹ کے لیے منتخب ہو کر جنتا پارٹی کی وزارت میں شامل ہوئے تو اخبار کی پیشانی پر

اس اخبار سے وابستہ ہونے میں اشفاق شہیدی کا بیہودہ عقیدہ تھا کہ اردو کا ایک اخبار جسے بڑی تو قعات کا ساتھ جاری کیا گیا ہے، شائع ہوتا ہے، دوسرا عقیدہ دھبہ پر دہش کی ابھرنی ایک ہی طاقت سے مسلمانوں کا رشتہ استوار ہو اور وہی قربت میں ملے لیکن ان دونوں مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے انھوں نے کبھی خود پر دگی سے کام نہیں لیا، نہ اسان سے مرعیت کے شکار ہونے کی فکر کی اور نہ وقار و احتیاط کا ساتھ جاری رکھے۔ یہ سب قوت کے تعلق سے جب کوئی مسئلہ سامنے آتا تو بھاریہ جتنا پانی ان سے بوجھ کر پانی اور وہ حق بات کہیں سے تکلف سے کام نہیں لیتے، ایسے کی موقع پر ان کی رگ حیت جاگ جاتی تو وہ شیر بریدی بن جاتے اور کچھ دیر کے کراہیں ہوتا ان کی نئی توانائی بھی تو جسے سننی جاتی ہے۔ اس طرح کے مشورہ پر عمل کرنا یا نہ کرنا بہت کچھ اس سے سیاتی نتائج پر منحصر ہوتا ہے اور سیاست کے لیے عموماً جماعتی مفاد کے خلاف بھی جاتی ہے، پھر بھی ایسا کام نہیں کرتا۔ انھوں نے سیاتی کے اظہار میں مصلحت سے کام نہیں لیا۔ یہ اس عرصہ میں اشفاق شہیدی نے "ایاز" کا ایک نو مری کی طرح استعمال شروع کیا، اس کی سادہ تقریبات کا بڑے پیمانے پر ہتھیار کیا اور ان میں اردو کے مختلف حلقوں نے نمائندگی دی، ان تقریبات کی تیاری اور انعقاد کے دوران ایسا محسوس ہوتا تھا کہ انھوں نے اپنی کوئی تقریب پروری سے، اس موقع پر "ایاز" کا کیوں اپنا ہمہ کار لیا تو اسے شائع کرنے میں پیچیدہ ایاز و ازاری کے رصہ پر کھڑا ہوا۔ اس فیصلہ کا ایک شعر، بالذکر ایک شاعر کے رصہ پر

میں بھوپال کے جن شعرا کو مدعو کیا انھیں پہلی مرتبہ کسی غیر سرکاری تنظیم کی طرف سے اعزاز پیش کر کے ایک نئی روایت کی داغ بیل ڈالی، اردو صحافت پر جو تین ماہ متعلقہ کیا، اُس کی صدارت کے لیے جہانگیرہ صفائی و ادیب ظ۔ انصاری کو مدعو کیا، مشاعرہ میں پاکستان سے قاتل شفا کی، محبوب خیر آبادی، افسول بھوبالی نے

حضرت کا اپنی طویل تدریسی زندگی میں تعلیمی و تربیتی ذمہ داریوں اور دعوتی و عملی مشغولیوں کے ساتھ صحافت سے قریبی رشتہ رہا ہے۔ انھوں نے ۱۹۵۹ء میں پندرہ روزہ عربی اخبار ”الاراضہ“ نکالا، اور اس میں مروجہ سے تحریری ادارے، عالم عرب و عجم میں گہری دلچسپی کے ساتھ بڑے جاتے رہے، بشرق و وسطیٰ کے ممتاز ادیبوں اور صحافیوں سے اُن کا رابہا، جو صحافتی یا اہل قلم نہیں تھے بلکہ اپنے دل میں ملت

کا دروازہ کھول کر دیکھو کہ دروازے کے اندر کون سے مسائل اور خطرات سے آگاہ تھے۔ "الرائد" کے ساتھ "البعث الاسلامی" میں بھی مسلسل مضامین شائع ہوتے رہے، جو بیحد عالم عربی کے مسائل سے متعلق ہوتے تھے۔

دعوت العلماء کا بھی اہتمام ہے کہ اس نے عربی رسائل کے ساتھ روحِ حیات میں پیش روی حیثیت برقرار رکھی، حضرت مولانا ابوالحسن علی حسینی مدنیؒ نے آزادی کے بعد پندرہ روز تو قیام رکھتے ہوئے ۱۹۶۳ء میں ”تیسرے عشر“ میں ”حیات“ جاری ہوا، اس خبر میں بھی حدودی مولانا ناراض صاحب کے قلم سے روحِ حیات اہم مضامین، حالات، حاضرہ کے تجزیہ اور انہماج سے روایت ہوتے ہیں، ان مضامین کا اعلق اسلام اور علم کی پیش آنے والے سیاسی اور ثقافتی مسائل سے زیادہ تھا، اور تعلیمی فکری رجحانات سے، سامراجی و مستشرقین نے تحجید پسند مسلمانانِ فکر کی طرف سے جو مواجہہ پیش کیا، اس کا بار اُن پر محض نہ رہا، ان کے قلم سے علمی بحث ہوئی، رہن ادوان کی روشنی میں ملت کی رہنمائی کا کام انجام پایا، بارہ روز نامہ ”راشترپیما“ اور دیگر بارہ روز ناموں میں بھی ان فوع کے مضامین شریعت

مولانا سید ابراہیم حسی ندوی اس سال قبل مکمل اسلامیہ کی فہمائیدہ تیار کیا۔ انڈیا اسلام پریس لاہور کا اتفاق رائے سے صدر منتخب کیا گیا۔ تب سے حضرت کی قیادت و رہبری میں ہیں اورادوگر مکمل تقاضا عرصہ میں ہندوستانی مسلمان جن مصر اور مسائل و مشکلات سے دوچار ہوئے، آپ کی رہبری میں مسلمانوں نے ان کا نہایت باعری کے ساتھ مقابلہ کیا، خاص خصوص بابری مسجد کے قیدیہ نارضیہ مصر جبریل کے ساتھ ملکر کہ جہاں قیادت کی تاج سے ایک مثال قائم کی وہیں بنائے کے ساتھ امتداد قیادت کی نظریہ میں پیش کی۔

حضرت کی خصوصی توجہ سے بچوں میں مسلم پرسنل لا بورڈ کا اسرار
 جاساں منعقد ہوا اور اس میں عرصہ سے زیر غور ”کلیان نامہ“ کو منظوری
 کی حضرت کا بچوں اپنے شہر سے جو رشتہ و تعلق ہو وہاں میں استوار اور اس
 کا اعادہ بھی مسلسل ہوتا رہا، اور اعلیٰ درجہ کے مساجد کی مجلس شوریٰ، عالمی
 رابطہ اہل ادب اسلامی کے سینما اور دیگر انعقاد میں آپ کی شرکت ہوتی
 رہی، بچوں سے ان کے دلچسپ اور فطرتی کے نتیجے میں بچوں کے دل پر قائم
 ہو رہا تھا، یہ سب درود احمدیہ میں تین دن کی دور کا بچوں کے قیام
 کو منظوری ملی، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت والا کے درجات بلند
 فرمائے اور امت کو ان کا کام اہل فراہم فرما دے آمین۔

اشفاق مشہدی ندوی کا 'کارِ جہاں دراز'

عارف عزیز (بجھوپال)

ضعیف ترین کتب نہایت بہرہ ور ہر صفت شخصیتیں ہمارے دور میں ان کو بخوشی لیکن ایک ایک کر کے ان کی جدائی نے اس محفل علم و دانش کو نوا کر دیا ہے، پھر کبھی مرشدی و مولانا سیّد محمد رابع حسنی ندوی کی اساتذہ و اصنافات ابھی کتنی جو خورشیدِ معنی کے طور پر محفل میں فروزاں تھیں، اور اپنی سراسف خاندان کے امتیازِ جہان کی اپنی شان کی یادگار، انہوں نے اساتذہ و اصنافات کی سند سے لے کر کھنے والے اور علم کے فاضل کے خطاب یافتہ حضرات کی کمی نہیں لیکن ان میں صحیح طور پر علمی ذوق رکھنے والے محدود تھے جارہے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ اظہارِ مجال کا دور ہے جس طرح بارش کے قطر اُن میں سے چند ہی نظر سے صدف میں گرتی پتے ہیں اسی طرح ہنگاموں و فائزین مدرسہ میں سے چند ہی خصوصیات کے حامل تھے جو ہیں جنہیں گورشاہِ ہواور بجا ناماتا ہے، حضرت مولانا انجم اللہ حسنی ندوی وسیع الملاحظہ اور وسیع نظر کا علم گورشاہ تھے، وہ صرف سراسف کے کارناموں سے واقف نہیں تھے ان کے تحت یافتہ اور قریبِ قدم پر چلنے والے مدبرِ معلم مصنف و مقرر اور قادیان کے محقق تھے۔

حضرت والا کے احوال زندگی پر نظر ڈالیں تو ابتدائی تعلیم اپنے اس کے بعد دارالعلوم کتب رانے بریلی میں حاصل کی، اس کے بعد دارالعلوم دیوبند کے علمائے کثیف میں داخلہ ہوا اور وہ سے 1948-49 میں ضیعت سے تعلیم مکمل کی، درمیان میں ایک سال دارالعلوم یاز پینڈ میں بھی تعلیم حاصل کی، بعد سے فراغت کے بعد ایک سال (مادی عرب) میں مطالعہ کے لیے قیام کیا ہوا، اس دوران (باز) کے علماء سے شخصی طور پر استفادہ کیا۔ 1952ء میں دارالعلوم دیوبند کے علمائے کثیف میں عربی ادب کے استاد کی حیثیت سے تقرر ہوا۔ 1957ء میں دارالعلوم دیوبند کے ایجنسڈر شیعہ عربی مقرروں نے 1959ء میں دارالعلوم دیوبند کے علمائے کثیف، 1998ء میں نائب نامہ دیوبند کے علمائے کثیف، مولانا سید ابوالحسن علی عثمانی کے انتقال کے بعد دیوبند میں دارالعلوم دیوبند کے علمائے کثیف بنے اور اہل کمال تک اس منصب کی ذمہ داری سنبھالے تھے۔

حضرت والا ہندواریوں نے ہندس مختلف تعلیمی کمیٹیوں اور اساتذہ داروں کے سربراہ اور رکن بھی رہے، مثلاً ہندوستان میں مجلس تحقیقات و نشریات اسلام کنونو کے صدر، تعلیمی کونسل آف انڈیا کے صدر، دار عرفت ایلینو رائے برنی کے صدر، دارا اعلیٰ یونیورسٹی کے رکن، مولانا آزاد ایلینو کنونو کے رکن، نیرال ہندیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے صدر ۱۹۴۷ء سے صدر عالی قدر اور ہندوستان سے باہر کی تنظیموں اور اداروں میں اسفوزد سینیٹر فار اسلامک اسٹڈیز برطانیہ کے رکن، رابطہ ادب اسلامی عالمی کے نائب صدر اور اس کے شعبہ ریفورم اور ممالک شریعہ کے صدر، دار عافت اسلامی عالمی کے مکرر کے نائبی ادارہ کے علاوہ کے مختلف اداروں اور اسلامی اداروں کے سربراہ تھے۔

حضرت مولانا علی میاں ندویؒ کے امریکہ، یورپ اور شرق وسطی کے علمی و تعلیمی دوروں میں ان کے ساتھ رہے، اس سے وہاں کے تعلیمی اداروں اور تعلیمی نظام کو دیکھنے کا موقع ملا، نیز وہاں کی اہم علمی شخصیتوں اور اس کی شخصیت سے ملاقات میں مولانا کے شریک رہے، حضرت مولانا علی میاں کے علمی و اسلامی کاموں میں ان کے علمی معاون رہے۔ ان کا اعتماد حاصل کیا مولانا کی تربیت کے نتیجہ میں انہی کی طرح فعال و توانا، علمی و اخلاقی، خلوص و بردباری، اقبام و تفہیم کے ذریعہ مسائل کو سمجھنے کی صلاحیت مولانا کے ساتھ سمجھنے والے تھے۔ ان کی جاتی تھی، ملک کے رہائے میں ان کا نقطہ نظر تھا کہ سیکولرزم، جمہوریت اور عدم تشدد اور باہمی رواداری ہی سے یہ ملک ترقی کی نوبتوں میں ملے کر سکتا ہے۔ مولانا علی میاں ندویؒ کی طرح پیام انسانیت کے کام کو آپ بنیادی اہمیت دیتے ہیں مختلف ملکوں کے بین الاقوامی سطح کے سیمیناروں اور کانفرنسوں میں شریک ہو کر مقالات پیش کیے۔ ان مقالات کی تعداد اچھترین سے متجاوز ہے، ادبی، تعلیمی، سماجی اور سماجی موضوعات پر تقریر کیا۔ درجن تصنیفات اسلامی، ان کے علم سے نکل چکی ہیں، ان میں سے نصف سے زائد عربی ہیں اور تقریباً تین یا تین اور دو میں، اور ان کی تصانیف زیر طبع ہیں۔

غزل

جب سے اک پھول کھلا گوشہ رخسار کے پاس
بتلیاں اُڑنے لگی ہیں، دل بیمار کے پاس

اور کیا حرف اطاعت کی وضاحت کرتے
رکھ دیا کاٹ کے سر آپ کی تلوار کے پاس

دھڑکنیں تیز ہوئیں اور قدم رُکنے لگے
پھر ترے شہر میں آ کر تیری دیوار کے پاس

دلِ غم گشتِ کواب ڈھونڈ کے کیا لیتا ہے
گر گیا ہوگا کہیں کوچہ دلدار کے پاس

بارشِ سنگِ ملامت سے خیال آیا ہے
بس یہی ایک ہنر تھا کفِ اغیار کے پاس

اُس کو ہر صاحبِ تعبیر سے محفوظ ہی رکھ
وہ جو اک خواب ہے اس چشمِ گہکار کے پاس

شامین مفتی

دنیا بھر میں اضطراب و بے چینی

عالمی سیاست کے متعلق پڑھیں لکھتے ایسی ہی آتے ہیں جب طاقت و دیباہی اور حقیقت نہیں اس کے دورے سے نگر جااتے ہیں۔ لیکن صرف میدان کارزار میں نہیں لڑی جاتیں بلکہ الفاظ و جملوں اور تشریح و دنیا میں بھی ان کا ایک اہم جاذبہ قائم ہوتا ہے۔ یہی وہ مقام ہوتا ہے جہاں اصل کامیابی اور ظاہری فتح کے درمیان فرق واضح ہوتا شروع ہوتا ہے۔ حالیہ ایران و امریکہ کشیدگی اور اس کے بعد وولے عاشق جنگ جنگ بندی اسی نوعیت کا ایک اہم موڑ ہے جس نے صرف خطے بلکہ پوری دنیا کی سیاسی حرکات کو متاثر کیا ہے۔ ایران کے خلاف جنگ کا دو ہفتوں کسٹ لئے رک جا نظارہ ایک جنگ کشمکش کا بیچام ہے۔ کر آیا ہے۔ دنیا میں جس جو اضطراب و بے چینی اور غمناختگی کا فضا قائم ہو چکی تھی اس میں قدرے کمی ضرور آتی ہے۔ لوگ کھٹکے سانس لے رہے ہیں، مٹی مٹیوں میں کسی حد تک انتظام کی کوشش دکھائی دیتی ہے۔ گلی گلی پر اور فضا میں مٹیوں میں امید کی ایک بلبلی گلی میں اور ہوائی میں تاحم اس حد تک اس جنگ میں ایک کیری کے لئے موجود ہے کیونکہ جنگ جو مٹیوں کو بے چینی سے دوچار کرتی ہے جنگ بندی کو مستقل امن میں تبدیل ہوئے۔ کھینچے کھینچے تباہی نہیں خصوصاً امریکہ کی جانب سے مسلسل جارحانہ کارروائیاں اس بات کی نشان دہی کرتی ہیں کہ جنگ ایران و امریکہ تک محدود نہیں بلکہ اس کے اثرات پورے مشرق وسطیٰ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ لبنان پر چرایا حملہ اور یہاں بشیر یوں کی بائیں اس حقیقت کو مزید واضح کرتی ہیں کہ ان کی ادھی سوتلویش ہوئی۔ اے حالات میں دونوں کی جنگ دنیا کی ایک ناک بلی کی مانند ہے جس کے نیچے کشیدگی کا پادری شدت سے بھر رہا ہے۔ اس جنگ بندی کو جہاں ایک طرف سفارتی کامیابی کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے وہیں دوسری جانب اس کے مختلف معانی بھی اخذ کیے جا رہے ہیں۔ عالمی سطح پر ایک بڑی تعداد اسے ایران کی استقامت اور مزاحمت کی علامت کے طور پر دیکھ رہی ہے۔ ایران نے جس جرات و حوصلے سے امریکہ کی بڑی طاقت کا مقابلہ کیا ہے وہ صرف کاہنوں بلکہ چھرا چاند اور مصر میں کسی متاثر کیا ہے۔ محدود وسائل اقتصادی اور ہتھیاروں اور زمین والوں کی مدد سے باوجود اس کے کہ یہاں ایک ایسا عنصر ہے جس نے اس جنگ کے بارے کو تبدیل کر دیا۔ یہ پادری شدت سے بھر رہا ہے۔ اس کے برعکس امریکہ نے روایتی اعزاز خطوں میں اس کی مزاحمت کو ایک عالمی طاقت کے طور پر برپا کر دیا ہے۔ اس کے برعکس امریکہ نے روایتی اعزاز اپنےاے ہوئے اپنی کامیابی کا اعلان کر دیا اور یہی غوی کیا کہ اس نے اپنے تمام مقاصد حاصل کر لیے ہیں۔ لیکن جب ان جوں کو زور نہیں تھا ان کی کسوٹی پر پرکھا جاتا ہے تو یہی اس وقت کی طاقت بن جاتی ہے۔ اس امریکہ نے اس جنگ کا آغاز جن اہداف کے تحت کیا تھا ان میں سب سے نمایاں ایران میں سیاسی تبدیلی، عسکری طاقت کو کمزور کرنا اور جوہری طور گرام کو محدود کرنا شامل تھا۔ جنگ کے اس مرحلے پر ان سے کوئی بھی مقصد مل طور پر حاصل ہوتا دکھائی نہیں دیتا۔ ایران کا سیاسی نظام بدستور قائم ہے اس کے تمام مقاصد حاصل کر لیے ہیں۔ لیکن جب صلاحیت کا مظاہرہ کیا جائے تو اس کا جوہری مقصد بھی ایک جگہ پر قائم ہے۔ یہاں ایک اور کامیابی قابل غور ہے۔ امریکہ کی قیادت کا دورہ اس کی جنگ کے امریکی صدر کے بنیاد میں انصاف اور غیر تعصب کی کیفیت نمایاں رہی۔ سختی سجدہ اختیار کیا گیا تو کسی مدد کے بات کی اور کسی عملی فتح کا اعلان کیا گیا۔ یہی طر طریق ایک ایسی قیادت کی عکاسی کرتا ہے جو خود بھی اس جنگ کے نتائج کے بارے میں واضح نہیں تھی۔ ایران کے تناظر میں، یکسا جاتوں اس جنگ نے ایک نظریاتی پیلوگرام بھی کر دیا ہے۔ ایران نے بار بار یہ پیغام دیا کہ اس کی طاقت کسی ایک شخصیت یا قیادت تک محدود نہیں بلکہ ایک نظریاتی اور مزاحمتی فکر پر مبنی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قیادت کو نشانہ بنانے کا باوجود اس کے نظام میں کوئی بنیادی تبدیلی نہیں آئی۔ اس کے برعکس اس واقعہ نے اس کے نظریاتی پیغام کو مزید مضبوط کیا۔ اس کی شناخت کو اس کی طاقت کے طور پر مستحکم کیا۔ بنائے ہوئے امریکہ کا معاملہ اس پوری صورتحال کا عناصر بن گیا۔ یہاں اس کا ایک نہایت اہم نمونہ ہے۔ اس کے بعد اس نے ہمیشہ سے عالمی طاقتوں کی ترجیح بنائی۔ جنگ کے قبل اس راستے پر مڑوں کی ایک نگرانی کر رہی تھی۔ اس کے بعد ایران کی اس پرگت کا تصور دنیا کی معیشت کے لئے ایک بڑا چیلنج بن کر سامنے آیا۔ یہ پیلوگرام کے لئے ایک سفارتی اور ترو ترو ایرانی ناکامی کے طور پر دیکھا جا رہا ہے کیونکہ وہ اس اہم ترگزوگلوں پر محفوظ رکھنے میں ناکام رہا۔ مجموعی طور پر اس جنگ اور اس کے بعد کی صورتحال کا تجزیہ کیا جاتا ہے یہاں جان بوجہ کہ یہ ایک عسکری انصاف نہیں تھا بلکہ ایک سیاسی فتح جنگ بھی تھی۔ ایک طرف امریکہ کی دنیا پر بڑی اور طاقت کے اعتبار سے دیکھ کر کامیابی کا تاثر قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہے جبکہ دوسری جانب ایران اپنی استقامت و خود بخود اور مزاحمت کے ذریعے اپنے مختلف قسم کی کامیابی کی داستان رقم کر رہا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جنگوں کے نتائج ہمیشہ پوری طور پر واضح نہیں ہوتے۔ اسے بعض اوقات شراکت برسر اور بعد اسے ملے۔ یہ عالمی طاقتوں کا ایک نمونہ ہے۔ جب ایک طاقت اور طاقتور عالمی ترجیح تبدیل ہو چکی ہوتی ہیں۔ یہ تصور متاثر کیا ہے اس نوعیت سے کہ جہاں فتح ہوئے ہیں یا جگہ جگہ شکست کا پہلو مل گیا۔

انہں میں سے سوال اپنی جگہ قائم رہتا ہے کہ کیا واقعی امریکہ اس جنگ میں فاتح بنایا یا یہ کامیابی یا بے جس کے ذریعے اپنی کامیابیوں کو چھپانے کی کوشش کی جارہی ہے؟ اسی طرح یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ ایران کی مزاحمت کیا واقعی یکدیر یا کامیابی میں تبدیل ہو پائی یا نہیں۔ فی الحال اس تناظر اور ہیکسا کے کہ اس جنگ نے عالمی طاقتوں کو ان سفارتی و عسکری کمپلیمنٹ اور مزاحمت کی ایک نگرانی میں کردی ہیں اور اس کے بعد اسے اسے اہم پہلو ہے۔ کیوں کہ جنگ خواہ کسی جواز کے ساتھ لڑی جائے خود اسے دفاع کا نام دیا جائے یا ہزری کے اہلکار کا راجد یا راجد یا جائے۔ اپنے نتائج کے اعتبار سے یہ طور پر شراکت ثابت نہیں ہوتی۔ تاریخ کے ہر دور، خطے اور ہزری کا یہ تجربہ ہیں کہ ایک طرف بلکہ دوسری طرف عالمی طاقتوں کے کہ جنگ کے ابتدائی دنوں اور جوں کے برسر اس کا اختتام کر دینا اور انصاف اور انصاف ہوتا ہے۔ یہ ایک بڑے کھلائی پر مبنی حق ہے کہ جنگ کا آغاز ہمیشہ ایک مضبوط بندی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ نقشہ بنانے جاتے ہیں جبکہ عمل میں ترتیب دی جاتی ہیں اور کامیابی کے کامنات کا حساب لگایا جاتا ہے لیکن جب جنگ عملی صورت اختیار کرتی ہے تو اس کا تمام فرق اکثر ان منصوبوں سے نکل کر ایک ایسی فاقہ حقیقت میں ڈھل جاتا ہے جس پر کسی کا مکمل اختیار یا نہیں رہتا۔ میدان جنگ میں صرف فوجیں نہیں لڑتیں بلکہ حالات و جذبات، دھمک اور غیر متوقع عوامل بھی اپنا کردار ادا کرتے ہیں اور یہیں خاصہ جنگ کو ایک غیر تعصبی اور اضطراب کا رنگ دے دیتے ہیں۔ ایران و امریکہ کے درمیان حالیہ کشیدگی اور اس کے نتیجے میں سامنے آنے والی جنگ بندی نے بھی اسی حقیقت کا بار پھر نمایاں کیا کہ بڑی سے بڑی طاقتوں کے نتائج کو مکمل طور پر کنٹرول نہیں کر سکتی۔ یہندوں یا ہفتوں اس کشمکش میں یہ واضح رہا کہ ایک طرف دوسری طرف اس طرح سے جھلکنا چاہیے کہ ایک طرف اس کے نتیجے میں اس کو انصاف کے ہونے والے ذرائع فیزیکی کا ذخیرہ جو اسے عالمی سطح پر ایک خوفناک اور اضطراب کی کیفیت میں ڈھل جاتی ہے سب سے زیادہ آسونا کہ پیلو ہے کہ جنگ کا سب سے بڑا وجہ دو عام انسان اٹھا رہے جو اس کے فیصلوں میں شامل ہوتا ہے اور نہ ہی اس کے مقاصد سے کوئی براہ راست تعلق رکھتا ہے۔ ایک عام شہری جو اپنی روزمرہ زندگی میں صرف ہوتا ہے ایک ایسے حالات کا شکار ہوتا ہے جہاں اس کی جان و مال محض اس کے مستقبل سے بچے خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ بچے بچہ کو جاتے ہیں یا نہیں۔ اپنے پیسے پر گھوڑی ہیں اور خدا ان ہیشہ کے لئے بھر جاتے ہیں کسی کا کوئی اثر نہیں ان کی وہ حقیقت ہے جنگ کے ہر عرصے کو بے معنی بناتی ہے۔ یہ مزید برآں جنگ صرف جسمانی تباہی تک محدود نہیں رہتی بلکہ اس کے اثرات نفسیاتی اور اخلاقی ہیں جو کسی گھر کے نفوس چھوڑتے ہیں۔ ایک معاشرہ جو مسلسل عدم تحفظ اور کھد کے ماحول میں پروان چڑھتا ہے اس کے نفس متاثر ہوتی ہیں۔ برداشت مکمل اور دور اور یہی عناصر کو بڑے پیمانے پر ایران کی کھترت و طاقت اور شدت پسندی کی ہے۔

روایت، نمائندگی اور یکھرتی ہوتی قیادت کا المیہ

صرف سیاسی جماعتوں کا اصل پھر نمایاں ہو بلکہ مسلم و دھرموں کی باہمی
سوج بوج اور ملتے ہوئے سیاسی شعور کی جھلک بھی واضح طور پر دیکھی جا سکتی
ہے۔ یہ پہلا موقع نہیں کہ مسلمانوں نے کسی سیاسی جماعت کی حمایت کی
مگر اس بار جو فرقہ پر نمایاں ہو اور خاصاً قاضی تاجیک کے سہارے سچ بھجور
پہنچانے کرنے کا رخ کیا ہے۔ بروں سے ایک مخصوص سیاسی جماعت کو
ناظر کی حلیف سمجھنے والے مسلمان اب سوال کرنے لگیں ہیں اور یہی
سوالات اس پورے سیاسی منظرے کو بدلنے کی صلاحیت رکھتے
ہیں۔ وہیں دو رنگ کے سامنے آئے ہیں۔ والے بیانات کے ان حوالہ دہانے
منفرد کیا کہ اختلاف صرف فی نہیں بلکہ اگر ہر ایک اشاروں اور کرناہوں
میں یہ بات سامنے آئے کہ اندرونی سطح پر مکمل ہم آہنگی موجود نہیں ہے، اور
کچھ فیصلے ایسے ہیں جنہوں نے اتحاد کے فقدان کو بحارِ عداوت کہا جا تا ہے
کہ بعض فیصلے مشاورت سے نہیں بلکہ حالات کے دباؤ میں آئے جاتے
تھیں اور پھر انہی فیصلوں کی قیمت پوری قیادت کو چکانی پڑتی ہے۔
پھر دیگر سے بھی جتنی جھگی جھگی ایسا ہی منظرہ برپا ہو چکا ہے۔ جہاں نہ
صرف ٹکٹ کی تقسیم کا بعد کی بعض فیصلے ہیں جن سے سوال اٹھتا ہے کہ
یہ فیصلے قیادت کے اختلافات اور گرد و نوائیں اس پورے عمل میں
مرکزی حیثیت اختیار کر چکی ہیں اور اختلافات تو تھے ہیں اور نہ ہی کسی
ایک واقعے تک محدود مگر دباؤ کے میں اس شرت کے ساتھ سامنے
آ کر انہوں نے پورے اختلافی عمل کو مستتر کیا ٹکٹ کی تقسیم سے
کہ اختلافی عمل اور پھر دو رنگ کے بعد کے بیانات تک، ہر عمل پر یہ

نثار سے رہے۔ خاموشی ضرور ہے مگر اس خاموشی میں بے چینی صاف محسوس کی جاسکتی ہے ایسی بے چینی جسے کھل کر بیان نہیں کیا جاسکتا۔

دوبکر سے جونی حلقہ طویل غرض سے ایک مخصوص سیاسی اثر کا مرکز رہا ہے، اور اس بار بھی وہ روایت ہے، اہل قیامت جس میں جو ہم نے بنا کر کے بعد کی کے خاندان کو دنیا کی فکری انتخاب سمجھا جاتا ہے۔

نظام پر فیصلہ دافاری اور تسلسل کی علامت کے طور پر پیش کرتا ہے مگر اس کے اندر وہ ایک روایت کو پیچیدہ رہ جاتا ہے جس پر کئی کئی گفتگو کی جاتی ہے کیا اس روایت کے سبب دیگر مضبوط اور موثر طبقات، خصوصاً وہ طبقہ جو وہ اس اعتبار سے فیصلہ کن حیثیت رکھتا ہے، خود کو نظر انداز کر سکتے ہیں؟ کیا وہ دوبکر سے اس مخصوص حلقے میں مسلم ممبروں کی قابل تامل یا غفلت اور پیش سے ایک حقیقت رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر انتخاب میں ان کی اہمیت کو تسلیم کیا جاتا رہا مگر اس بار فیصلہ سامنے آئے اس کی ایک بے چینی جو ہم نے اپنی نمانندگی کے سوال کو نظر میں رکھ کر روایت کو ترجیح نہ دینا بلکہ ایک داخلی فیصلہ کا مسئلہ ہے، اثرات اور اثر کا یہ گہرین نہ صرف ایک نظر سے دیکھا جاسکتا ہے بلکہ اس سے پیشوں کا جادہ اور معاملہ صرف ایک امیدوار کے انتخاب کا نہیں بلکہ اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی نا کیفیت کا سمجھی ہے۔ جو حلقوں میں خاموش نا رکھی، کچھ میں غفلت اور کچھ میں عدم دور گیری سے ایک ایک فیصلہ پیدا کیے جن گفتگوں میں بیان کرنا شاید آسان نہیں مگر اسے محسوس ضرور کیا جاسکتا تھا۔

عبداللہ علیہ السلام منصور

دائیں گھر سے اور باگھل کوٹ کے منظمی کے انتخابات کے بعد گورنر کا تک میں جو
سے نمایاں اور تازہ ترین منظر سامنے آیا ہے، وہ مسلم قیادت کے
مدرک اختلافات، گروہ بندیوں اور باہمی اڑام ترشیدیں کا کل کر سامنے آنا
ہے۔ یہ وہ پہلو ہے جس سے انتخابات میں ایک نئے زاویے سے
نظر میں آ رہا ہے۔ وہ جنگ سے فورا بعد جو اسلامی انداز میں عینات
سامنے آئے ہیں اس سے واضح کر دیا کہ حاکمہ انتخابی کا تعلق ہے
مگر اندرونی سطح پر گہرے اختلافات کا بھی ہے، جواب بڑے کے پیچھے
ہونے کے بجائے کل کر ظاہر ہو رہے ہیں۔ گورنر کا تک کے دائیں گھر سے اور
کل کوٹ میں ہونے والے کسی انتخابات کا بغاوت معمول کا جمہوری
مسل دکھائی دیتے ہیں مگر ان کے پس پردہ جو حالات، فیصلے اور عمل
سامنے آئے ہیں، وہ ایک گہرے سیاسی اور سماجی بحران کی نشاندہی
کرتے ہیں۔ جس میں ایک نشست کا سوال نہیں بلکہ ایک ایسے مسلط کی
پوری ہے جس میں روایت، نمائندگی، قیادت اور اعتماد کی سب ایک
بڑی سے لپکتی دکھائی دیتے ہیں۔

بعض طرف صرف انتخابی میدان نہیں ہوتے بلکہ وہ سیاسی سوچ،
ہاجی توازن اور طاقت کی اندرونی کشمکش کا حصہ ہوتے ہیں۔ دائیں گھر سے
ایک ہی کمی میں شامل ہے جس کی ایک ایسا حلقہ انتخابی نظام کا سب سے معمول ہے
طاقت نظر اس میں ہے مگر اندرونی طور پر حالات ان کیسے زیادہ پیچیدہ اور منظم
انتخابات ہیں،

تبدیل ہو جائے تو اس کے اثرات نہ صرف پارٹی بلکہ اس علاقے پر بھی پڑیں گے جس کی فرماندگی کا کوٹھی کیا جاتا ہے۔ وہ دیکھ کر ہے کہ یہ خطبہ اپنے میں منظر و واقعہ پر سامنے آیا ہے۔ اس کا معنی بھی ہم سمجھ سکتے ہیں۔ کہیں نہیں اصلاً یہ فلسفے میں ہے۔ اس لیے سوال ہے کہ جنہوں نے جمہوری مفہم کو سترہا کی بعض حلقوں میں یہ نہ بھی پایا کیا کہ مکمل قوت کے ساتھ میدان میں اترنے کے بجائے ایک محدود اور مضبوط اور اختیار کیا گیا۔ اس کا مقصد جو اصل کا سب سے اہم اور فیصلہ کن پہلو ہے۔ اس کے نتیجے میں جمہوری نقصان کاغذ ایک ہی سمت میں جاتا دکھائی دیتا ہے۔ اس کا نتائج بھی آتے ہیں۔ اس کی پوری ذمہ داری قیادت کے اختتام اور اس کی کمزوری پر تو اس کی اصل اور قیادت کی مثبت قوت کو اس تو اس کا منہ پر جو کر کے اس کی جائے، کا جبکہ مکمل قوت کو کر دے۔ منظر میں چلا جائے۔ یہی دوکتہ ہے جہاں سے قیادت کی سادہ متشدد قوت شروع ہوتی ہے۔ مسلمانوں کے درمیان بھی اب یہ احساس آسے۔ آج سے بڑھ کر ہر ایک قیادت کے اندر ہم آہنگی کا فقدان کے نتیجے میں مفاد کو نقصان پہنچتا ہے۔ جب قیادت خود اختلافات کا شکار ہو تو اس کی قوت کمزور ہونا ایک فطری نتیجہ ہی بن جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ سیاسی جمہوری سے فروغ پانے کے اگر انہیں مسئلے نظر آجائے تو اس کے بعد ان کی تیزی سے ترقی کرنا تو کم تر ہو جائے گا۔ یہ مقابل صرف سیاسی قیادت کی حمایت تک محدود نہیں ہوگا بلکہ ممکن ہے کہ ایک سیاسی بیانیہ یا پالیسی قائم بھی نہ ہو، تاہم اس کے لیے قیادت کو اپنے رویے میں تنبیہ، دیانیت داری اور ارجحی میں مفاد کو ترجیح نہ دینی۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک اور پہلو بھی مسئلہ پر بحث ہے۔ یہ سیاسی جماعتوں کا دورہ ہے جس میں مسلمانوں کو انتخابی مرحلے میں اہمیت دی جاتی ہے مگر بعد اس کے مسائل میں منظر میں آتے ہیں۔ انتخابی مقررین کے

دہلی ہائی کورٹ میں رعنا ایوب کی پوسٹس پر تنازع، ایکس کو سیف ہار برکھونے کا خدشہ

دہلی ہائی کورٹ میں صحافی رینا ایوب کی سوشل میڈیا پوسٹس کے معاملے پر یونین حکومت اور دہلی پولیس نے پلیٹ فارم ایکس کے خلاف سخت موقف اختیار کیا ہے، مبینہ اشتعال انگیز مواد نہ ملنے پر ایکس کا "سیفٹ بار" کو محفوظ قرار دیا جاسکتا ہے۔



کہ صحافی کی جانب سے ۲۰۱۳ء سے ۲۰۱۵ء کے درمیان کی گئی کچھ پولیس جن میں ہندو یودی دیتاؤں اور ہندو ناظرین دان وی ڈی سادور کے متعلق مواد شامل ہے، کو بتایا جائے۔ بدھ کو عدالت نے پولیس اور ایکس کو ہدایت دی تھی کہ وہ ایپ کے خلاف کارروائی کریں۔ عدالت نے کہا تھا کہ یہ معاملہ فوری طور پر سمجھا جائے۔ اور اس کے بعد پولیس اور ایکس کو یہ حکم دیا کہ وہ پولیس کو بتائیں کہ ایپ نے پولیس کو کونسی بھی جاری کیا تھا اور اس کے بعد اسے جبراً تک پولیس کو کونسی بھی جاری کیا تھا اور اس کے بعد اسے جبراً تک

ہے۔ ”حقیق علم“ ہے سرمد ایسی تصدیق شدہ اور واضح الطرائع ہے جو کسی انٹرمیڈیٹی کو کافی طور پر ممنوع مواد کی چیز یا کیلئے ضرور دینا ہے۔ حکومت نے کہا کہ اس کا سیف بار ہر شخص کو کیا جا سکتا ہے کیونکہ اس نے ”حقیق علم“ ہونے کا جو دعوہ کر دیا ہے اس نے مزید کہا کہ اس طرح کی ”حقیق علم“ مقررہ قواعد کے تحت لازماً انتظامی احکامات کی خلاف ورزی ہے اور اسے صارفین ایلوب

[illegible]

جسٹس لیٹونٹ ورماتقدی برآمدگی تنازع کے بعد الہ آباد ہائی کورٹ سے مستعفی

جسٹس یشونت ورمانے نقدی برآمدگی تنازع کے بعد الہ آباد ہائی کورٹ سے استعفیٰ دے دیا، تاہم صدر جمہوریہ کو لکھے گئے ان کے استعفیٰ نامے میں مبینہ طور پر استعفیٰ دینے کی کوئی وجہ نہیں بتائی گئی۔

آباد بانی کوٹ کے جلسہ ریشت و سامنے جمہور کو صدر جمہوریہ کو اپنا استعفیٰ پیش
کر دیا۔ انہیں اس سے قبل دہلی بانی کوٹ
سے ان کی رہائش گاہ پر معینہ طور پر رفتی سڑک
کے کنارے کے بعد واپس آباد بانی کوٹ پہنچ کر دیکھا گیا
تھا۔ صدر جمہوریہ کو لکھے گئے ان کے استعفیٰ
نامے میں معینہ طور پر استعفیٰ دینے کی کوئی وجہ
نہیں بتائی گئی۔ اور سامنے اپنے استعفیٰ نامے
میں لکھا: ”میرے چہل قدمی آپ کے عہدے پر ان
وجہات کا جو تجربہ نہیں ڈالنا چاہتا جنہوں نے
مجھے یہ رخصت کئے۔ یہ جھوٹا لیکن شرمناک اسٹوس

اگست ۲۰۲۵ء میں جنس و ما کے خلاف الزامات کی جانچ کے لیے تین کیڑے خیل تھکیل دیے۔ جبکہ ایک غیر معمولی اقدام میں، عدالت نے ان کی رہائش گاہ سے بمیدے طور پر برآمد ہونے والی نقدی کی تصاویر اور بیرونی پڑوسی لوگوں کو ملنے والی تصاویر جنس و ما کے الزامات کی تردید کرنے کے لیے کیا گیا تھا کہ وہ بری ان کے خلاف تھیں۔ مذکورہ میں مذکورہ میں نقدی رکھی تھی، ماوریکہ کہہ کہ وہ اس کے قاتل نہیں تھے۔ جنس و ما کے پرم کوہر کی جانب سے انہیں رات دینے کے لیے تقریباً ساڑھے اسی بجے جنس و ما کے پرائیویٹ کے لیے ان کے خلاف الزامات کے کارروائی شروع کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔

اثر پردیش میں خصوصی جامع نظر خانہ قائم کیے
 بعضی وولٹس جھوکو جاری کر دی گئی۔ ریاست کے
 چیف انکلیور آفیسروں نے پورے راولپنڈی کے
 میں تینا کراپ ریاست میں مل وولٹس کے تعداد ۱۳
 کروڑ ۳۹ لاکھ ۸۳ ہزار ۷۹۲ روپے ہے۔ انہوں
 نے کہا کہ اس سہم کے دوران ۸۳ لاکھ ۲۸
 ہزار ۷۹۲ روپے نئے وولٹس شامل کیے گئے، لیکن
 ۲۰۰۴ء کے متبادل میں صرف ۲ کروڑ ۴۲
 وولٹس کے نام فہرست میں تھیں۔ یہ فرق
 طرح کل وولٹز کی تعداد میں تقریباً ۲۰۴
 کی آئی ہے۔ اس سے پہلے ریاست میں وولٹس کی
 تعداد ۱۵،۳۵۹ روپے جواب مل یو ۲۰۰۴ء
 کروڑ روپے ہے۔ یہ پی پی پی اس کی آئی وولٹس پر
 سیاسی تنازع شدت اختیار کر گیا ہے۔ اپوزیشن
 جماعتوں نے وولٹس کے نام سے یہ پیمانے پر حلف
 دے کر کہ وہ وولٹس کے ساتھ جھوکو اور کوئی حق
 رائے سے ہی کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ یو پی کے
 چیف انکلیور آفیسروں نے راولپنڈی کے مطابق نظر خانہ

مہم ۱۶۶ دن تک جاری رہی۔ اس دوران ۳۶۶، ۳ کروڑ افراد کو نوٹس جاری کئے گئے جن میں سے تقریباً ۵۹، ۳ لاکھ افراد مناسب دستاویزات پیش نہیں کر سکے، جس کے باعث ان کے نام کاٹ دیے گئے۔

ضلاع کی سطح پر لکھنؤ میں سب سے زیادہ ۸۹، ۲۶ فیصد ووٹرز کی کمی درج کی گئی۔ جبکہ پریاک راج، لکھنؤ اور جوئیڑ جیسے ضلاع میں ووٹرز تعداد میں نمایاں اضافہ

یوپی کی حتمی ووٹسٹ جاری، دو کروڑ سے زیادہ ووٹروں کے نام حذف

رافٹ لسٹ کے مقابلے ووٹروں کی تعداد میں ۸۴ لاکھ سے زیادہ کا اضافہ ہوا، ایوزیشن کے سنگین الزامات، ریاست میں کل ووٹس ۱۳ کروڑ سے زائد



سائنس پبلیک اےپل اور ڈسکریٹ ہے۔ اس کے بعد ہی حریف
اطمینان کی صورت میں ۳۰ دان کے اندر چھپ
ایکپورل آفسر کے پاس دوسری اپیل کی جا سکتی
ہے۔ انکیش کنکشن آف آن لائن اتر پردیش میں وٹس
اپ کی خصوصی گہری نظر کشانی (ایس آئی آر) کے بعد
حتی وٹس اپ جاری کر دی ہے۔ جاری اس کے
مطابق 05.2 کروڑ وٹس کے نام مختلف بنیادوں پر
تعداد دیے گئے ہیں۔ اس بڑی تعداد میں وٹس کا
نام حذف ہوئے گا۔ ایک بات یہ ہے۔ ایک بات یہ ہے
کہ وٹس کی چھپائی کا نمبر دہلی میں وٹس کی مجموعی
تعداد سے بھی تقریباً 30 فیصد زیادہ ہے۔ دہلی اسمبلی
کے لیے 2025 کے انتخاب میں جاری وٹس میں سے
55.1 کروڑ وٹس تھے۔ قابل ذکر ہے کہ اس میں آئی
آر سے قبل اتر پردیش میں 44.15 کروڑ وٹس تھے۔
جن کی تعداد اب گھٹ کر 39.13 کروڑ رہ گئی ہے۔
اس بات پر انتخاب میں 2027 کے انتخابات میں والے
ایس آئی آر میں وٹس کے وٹس تھے۔ مزید اضافہ
ہے کہ وٹس کے سیاسی اثرات پر ماسٹ شروع ہو گئے۔

مجھے دیکھا گیا ہے۔ خواتین ووٹرز کی تعداد میں بھی کمی کی رپورٹ کی گئی ہے۔ اب ہر ۱۰۰۰ مرد ووٹرز کے مقابلے میں خواتین کی تعداد ۸۳۴ رہ گئی ہے، جبکہ پہلے یہ تعداد ۸۷۷ تھی۔ ریاست میں اس وقت ۶ کروڑ ۷۰ لاکھ سے زیادہ خواتین ووٹرز موجود ہیں۔ چیف الیکٹورل آفیسر نے بتایا کہ اگر کوئی شخص اپنے نام کے حذف ہونے سے مطمئن نہیں ہے تو وہ ۱۵ دن کے اندر ضلع مجسٹریٹ کے

نئے ہائی وے پروجیکٹ کے ساتھ ہندوستان نیپال تجارتی تعلقات کو فروغ ملے گا

[illegible]

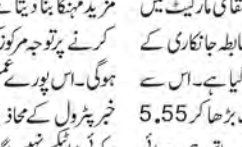
حکومت کا بڑا فیصلہ، ڈیڑھ لاکھ روپے کی بجائے ایک سو روپے پر ہوائی ایندھن پر نمایاں ایکسپورٹ ڈیوٹی نافذ

مرکزی حکومت نے ایک بڑا فیصلہ لیا ہے جس میں ڈیزل اور ایوی ایشن فیول پر ایک پمپوٹ ٹیکس کو روکنا کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے



مرکزی حکومت نے ایک ہزار فیصلہ کیا ہے، جس میں ڈیزل اور ایوی ایشن فیول
برآمد کار ایکسپورٹ ٹیکس کو دو گنا کرنے کا فیصلہ کیا گیا
ہے۔ تیل کمپنیوں کو اب بیرون ملک فروخت
کرنے والے ڈیزل پر 5.21 روپے کی
بڑے کے بجائے 5.55 روپے کی لینڈ ٹیکس ادا
کرنا ہوگا مرکزی حکومت نے پٹرولیم
مصنوعات کی برآمد (ایکسپورٹ) سے متعلق
ایک ہزار فیصلہ کیا ہے۔ تمام تر خزانہ کی جانب
سے جاری کردہ حکمت نامے کے مطابق،
ملک سے باہر بھیجنے والے ڈیزل اور ایوی ایشن
فیول پر ٹیکس (دے لی ایف) یعنی یو این ایچ نہ لگنے والے ایکسپورٹ ڈیوٹی
کی نمایاں اضافہ کیا گیا ہے۔ یہ فیصلہ توانائی کے شعبے اور معیشت کے لیے اہم اجتماعاً
ہے کیونکہ اس سے صرف تیل کمپنیوں کے منافع پر اثر پڑے گا بلکہ مقامی مارکیٹ میں
ڈیزین کے دستیابی کا بھی تقبی ہوگا حکومت کے ذریعہ دی گئی باضابطہ جانکاری کے
مطابق، ڈیزل کے ایکسپورٹ ڈیوٹی کو دو گئے سے بھی زیادہ کر دیا گیا ہے۔ اس سے
پبلک ڈیزل کی ایکسپورٹ ڈیوٹی 5.21 روپے کی تھی، اب بڑھا کر 5.55،
روپے کی لینڈ کر دیا گیا ہے۔ ایک نمایاں اضافہ ہے اس کے ساتھ ہی، ہوائی
جہاز میں استعمال ہونے والے ایوی ایشن فیول (دے لی ایف) پر ٹیکس کا بھی
بڑھادیا گیا ہے۔ اسے لی ایف ایکسپورٹ ڈیوٹی 5.29 روپے کی لینڈ
پر بڑھا دیا گیا ہے۔

بڑھا کر 42 روپے کی لینڈ کر دی گئی ہے۔ جب بھی کوئی ریفرنڈری کمپنی ہستانتا میں
خام تیل (کاپتال) درآمد (ایکسپورٹ) کرتی
وہ اپنے آپشن ہوتے ہیں؛ یا تو تیار شدہ ایندھن
کو مقامی بازار میں بیچے یا اسے غیر ملکی مارکیٹ
میں ایکسپورٹ کرے اور خاطر خواہ منافع
کمائے۔ بعض اوقات جب بین الاقوامی
قیمتیں زیادہ ہوتی ہیں تو کمپنیاں ملکی طلب
کو نظر انداز کر دی جاتی ہیں اور تیل بیرون ملک
میں فروخت کرتی ہیں۔ اس صورتحال کو روکنے
اور ملک کے اندر ڈیزل اور دیگر ایندھن کی مناسب فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے حکومت
ایکسپورٹ ڈیوٹی عائد کرتی ہے۔ ڈیوٹی میں اضافہ کمپنیوں کے لئے برآمدات کو
مزید مہنگا بنا دیتا ہے، جس سے وہ اپنی مصنوعات کو مقامی مارکیٹ میں فروخت
کرنے پر توجہ مرکوز کرنے پر مجبور ہوا کرتی ہیں۔ اس طرح ملک میں تیل کی کمی نہیں
ہوگی۔ اس پورے عمل اور ٹیکس میں اضافہ کے درمیان سب سے زیادہ ایمپنان بخش
خریدار ڈیزل کے محاذ پر ہے۔ وزارت خزانہ نے واضح کیا ہے کہ پٹرول کی برآمدات
اس کی ناکش ٹیکس نہیں لگایا گیا ہے۔ پٹرول پر ایکسپورٹ ڈیوٹی پہلے کی طرح صفر رہے گی۔
اگر کسی صادرہ مطلب کے لئے تیل کو عام تجارتی مقامی بازار میں ڈیزل کی چکانی کے
حوالے سے کسی قسم کے براہ راست یا بالذات کا خوف نہیں ہے۔



مدھیہ پردیش: مہاکبھ وائرل لڑکی نابالغ، شادی پر تنازع، مقدمات درج

قومی کمیشن برائے ایس ٹی نئے تصدیق کی ہے کہ مدرسہ پرورش کی وجہ جو ان لڑکی، جو ماہ کچھ ۲۰۲۵ء کے دوران وائرل ویڈیوز سے مشہور ہوئی تھی، تفتیش میں نالغ ثابت ہوئی ہے



ادی کو "لہجہ" کا کہیں قرار دیا۔ میشر سے بی بی کے پاس
برائے حال کمار میاویہ پارٹی کے مقامی صدر کو قبل سے جاننے
کو گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ لڑکی کو اب اس کے گھر آیا جاتا چاہیے
اس معاملے میں سخت قانونی کارروائی ہونی چاہیے۔ یہاں سے بات
میں ڈکے رہے کہ "لہجہ" ایک متنازع اصطلاح ہے جو بعض آدمی
زوکے مقلدوں کی جانب سے استعمال کی جاتی ہے جس میں یہ دعویٰ کیا
جاتے کہ مسلمانانہ بردہ خود کو شادی کے ذریعے دے کر تبدیل
ہو کر ایک آزاد مرد رہیں۔ پولیس کے مطابق، واقف کی یہ
بیانات حقیقت جاری ہیں اور شواہد کی بنیاد پر کارروائی آگے
بڑھانی۔ لڑکی کا تعلق خانہ بدوش یا دھڑی برادری سے بتایا جاتا ہے
اس نے اس وقت توجہ حاصل کی تھی جب مہاجر کے دور اس کے
اور دور میں بیٹے کے ویڈیوز سوشل میڈیا پر وائرل ہوئے۔ بعد
ایہاں ایک ریسرچ شراٹے اسے فلم میں ایک کمرے کی پیشکش بھی
کی۔ اس کے خاندان کے افراد اور فلم ڈائریکٹر نے بھی اس شادی پر
تقریر اٹھاتے ہوئے اسے "لہجہ" قرار دیا تھا۔ پولیس حکام کا کہنا
ہے کہ اس کے مختلف بیویوں سے اس کی جاری ہے اور تمام قانونی
بھیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے آئندہ کارروائی کی جائے گی۔

کانگریس کا آئی این سی لیگل فیلو شپ نوجوان قانون دان قیادت
تیار کرنے کا ایک مضبوط عزم ۲۰۰۴ء درخواستیں ہوئیں موصول

اس فیوٹبلسٹ کا تصور ایک ایسے پلیٹ فارم کے طور پر کیا گیا ہے جو قانون تعلیم اور قانون سازی کے عمل کے درمیان جیل کا کردار ادا کرے۔ اسٹڈنٹس کی نگرانی کے علاوہ جرمین رٹس اور آئی ٹی سیکٹر کے ایک اہم قدم کے طور پر 3 مارچ 2026 کو آئی این ای ٹیکل فیوٹبلسٹ کے سہیل ایڈیشن کا آغاز کیا تھا۔ اس پروگرام کی قیادت معروف قانون دان اور کورٹریس کے سینئر رہنما انجینئر محسن منٹو کی کر رہے ہیں۔ اس فیوٹبلسٹ کا مقصد جوان قانونی ذہنوں کو پارلیمانی اور آئی ٹی امور سے جوڑنا اور انہیں عمل پر قانون سازی کے عمل سے روشناس کرانا ہے۔ اس فیوٹبلسٹ کا تصور ایک ایسے پلیٹ فارم کے طور پر کیا گیا ہے جو قانونی تعلیم اور قانون سازی کے عمل کے درمیان جیل کا کردار ادا کرے۔ اس کے تحت دو جوان پیشہ ورانہ افراد کو ایمرین پارلیمنٹ کے ساتھ سرکاری طور پر ملحق کر دیا جائے گا جہاں وہ پارلیمانی، آئی ٹی، بین الاقوامی تعلیمی معاملات پر برہادر اور اس تجربہ حاصل کریں گے۔ اس کے بغیر معمولی ذہن پر ایک حاصل کرنے کی ایک چوکھ سے تقریباً 2000 درخواستوں میں موصول ہوئیں، جن میں سے سخت جانچ کے عمل کے بعد باصلاحیت امیدواروں کے ایک منتخب گروپ کو کئی انٹرویوز کے لیے شارٹ لسٹ کیا گیا ہے۔ یہ انٹرویوز 11 اور 12 اپریل 2026 کے درمیان منعقد کیے جائیں گے۔ آج اس انٹرویو کا پہلا دن تھا۔ جنٹی مرحلے کے انٹرویوز ایک سٹازنٹس کے ذریعے لیے جارہے ہیں، جس میں پیرامیٹرف آف انڈیا کے سینئر سٹازنڈ وکیت پرستو چندر سٹین، انٹرنیٹ فریڈم فاؤنڈیشن کے بانی ایڈووکیٹ اپارگیتا اور معروف ایڈووکیٹ و مصنف علیہ وری شی شامل ہیں۔ سیکٹر نے اس زبردست عمل کو حوصلہ افزائی دیتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ آنے والے برسوں میں اس فیوٹبلسٹ پروگرام کو مزید وسعت دی جائے گی۔ اس کا مقصد ایک مضبوط اور مستقبل کے تھقلوں سے ہم آہنگ قانونی فائبرین کا ایسا رپورٹ تیار کرنا ہے جو آئی ٹی طرز فکر پر مبنی ہے۔

ہندوستان کے لوگوں نے ثابت کیا کہ

وہ قابل اعتماد، ہمدرد شراکت دار ہیں

طبی امداد کیلئے دوسری کھپ پھینچنے پر ایرانی پٹیختی فحالی کا اظہار خیال

نئی دہلی: ہندوستان کے لوگوں کی طرف سے عطیہ کردہ ملی سلمان کی دوسری کھپ ہفتے کے روز ایرانی کی ہلال سرسوتی کو روانہ کر دی گئی ہے، جس سے جاری تنازعہ کے دوران دونوں ملک ملک کے درمیان دھڑکتے ہوئے انسانی تعاون کی تصدیق کی گئی ہے۔ ہندوستان میں ایرانی سفیر مہتمم علی کے مطابق، امدادی کھپ دہلی میں ایران کے سفارت خانے سے سفارت خانے کو دوایات کی خریداری کے لیے ہندوستان کے لوگوں کے رضا کارانہ تعاون کا استعمال کرنے کے لیے فراہم کی گئی۔ ان کے مطابق یہ اقدام ہندوستان کی ان مشکل وقتوں میں اسلامی جمہوریہ ایران کی حکومت اور عوام کے ساتھ ہمدردی اور یکجہتی کی عکاسی کرتا ہے۔ "فحالی نے بھرانے وقت ہندوستانیوں کی طرف سے دکھائے گئے ہمدردی کو اجاگر کرتے ہوئے اس اشارے کی بھرپور تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ میں مشکل کی اس کھڑی میں عوام اور اسلامی جمہوریہ ایران کی حکومت کے ساتھ ہمدردی اور یکجہتی کے لیے ہندوستان کے عوام اور حکومت کا تہنیدل شکر ہے اور اگر اپنا فرض نبھاتا ہوں۔ انہوں نے مزید کہا کہ سفارت خانے نے دوایات کی خریداری کے لیے رضا کارانہ تعاون کا استعمال کیا ہے۔ یہ گلوبل میں اسلامی جمہوریہ ایران کے سفارت خانے سے ہندوستان کے لوگوں کے رضا کارانہ عطیات سے دوایات کی خریداری کے لیے استعمال کیا تھا اور آپ اس کوشش کا حصہ دیکھ سکتے ہیں۔ اور میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہندوستان کے لوگوں نے ثابت کیا کہ وہ مشکل وقت اور مشکل کے وقت میں قابل اعتماد اور ہمدرد ساتھی ہیں۔ فحالی نے تمام ضروری احتیاطات کی سہولت فراہم کرنے کے لیے حکومت ہند کا شکر بھی ادا کیا۔ فحالی نے مزید کہا، ہندوستان میں ایرانی سفارت خانے سے ہندوستانی شہریوں کی قابل ستائش حمایت اور یکجہتی کی تعریف میں مالیاتی عطیات وصول کرنے کے لیے پہلے سے تازہ کیے گئے کانٹینر کو بغیر غوال کر دیا۔ سفارت خانے کے مزید درخواست کی کہ کسی خیرم کو کا کھنٹس یا کسی دوسرے کا کھنٹس میں منتقل کرنے کے لیے گریز کیا جائے جو اس سے متعلق ہیں۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 13th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published matters. In case of any dispute or an any legal issues with the published matters the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366. Email: mumbaiaraabta@gmail.com

[illegible]